رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ THE ALFAZL QADIAN رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ واسع علیم

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو۔

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح۔
انجمن شباب المسلمین بٹالہ کا مناظرہ سے فرار } ص ۱
مدراس ہائیکورٹ اور عقائد جماعت احمدیہ ص ۳
تحفہ شہزادہ ویلز پر بغداد ٹائمز کا ریویو ص ۶
جمہوریہ فرانس کا قومی تہوار ص ۸
تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان ص ۹
قرآن کریم پر آریہ مسافر کے اعتراضات کے جواب ص ۱۰
لاہور میں عیسائیوں سے مناظرہ
ایک فسخ بیعت کا اعلان کرنیوالے کی حقیقت ص ۱۲
اشتہارات ص ۱۳
خبریں ص ۱۵-۱۶

ایڈیٹر:- غلام نبی ۔ اسسٹنٹ ۔ مہر محمد خان۔

نمبر ۲۴-۲۵ | مورخہ ۲۵/۲۸ ستمبر ۱۹۲۲ء | یوم دو شنبہ و پنجشنبہ | مطابق ۳/۶ صفر ۱۳۴۱ھ | جلد ۱۰

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے ۲۴ تاریخ بعد نماز عصر قرآن کریم کا درس دیا۔ اسی شب کو سر درد کا سخت دورہ ہوا۔ رات بھر چند منٹ کے لئے بھی نیند نہ آئی درد کیساتھ زکام اور خفیف بخار بھی تھا۔ اب درد گھٹ گیا ہے۔ مگر جسم پر اس کا اثر باقی ہے۔ چونکہ بہت نقاہت ہو گئی ہے۔ اسوجہ سے تین روز سے حضور مسجد میں بھی نماز کے لئے تشریف نہیں لا سکے۔ کسی قدر حرارت بھی ہے۔ البتہ سر درد نہیں ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔

فیروز پور میں غیر احمدی علماء سے ۲۴ ماہ حال مباحثہ قرار پایا ہے۔

انجمن شباب المسلمین بٹالہ کا مناظرہ سے فرار

ہماری طرف سے نہ صرف مناظرہ بلکہ مباہلہ کیلئے تیاری

۱۸ ماہ ستمبر کو انجمن شباب المسلمین بٹالہ کے سکرٹری حاجی عبد الغنی کی طرف سے ایک اشتہار کی نقل ملی جسمیں لکھا تھا کہ ان کے جلسہ میں ۲۳ و ۲۴ ستمبر کو ان کے علماء سے بحث کر لی جائے۔ ناظر صاحب تالیف و اشاعت نے فوراً اس کے جواب میں حسب ذیل اشتہار شایع کیا۔

ینگ مسلم ایسوسی ایشن بٹالہ کی دعوت مناظرہ منظور ہے

سکرٹری انجمن شباب المسلمین بٹالہ کی حیثیت سے کسی صاحب حاجی عبد الغنی نام نے ایک اشتہار "کھلی چٹھی دعوت الحق" کے عنوان سے شایع کیا ہے جس کی ایک قلمی نقل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے حضور بھی بذریعہ ڈاک کل ۱۸ ستمبر ۱۹۲۲ء کو پہونچی ہے اس اشتہار میں ہمیں دعوت دی گئی ہے۔ کہ ہندوستان بھر کے علماء کرام اور بڑے بڑے مناظر و لیکچرار بٹالہ میں جمع ہونگے۔ آکر مناظرہ کر لیں۔

ہم کو مناظرہ و مباحثہ سے کبھی انکار نہیں ہوا اور نہ اب ہے۔ اسلئے ہم اس دعوت مناظرہ کو بھی بڑی خوشی سے منظور کرتے ہیں۔ لیکن ایسی مجالس مناظرہ میں شریک ہونے سے پہلے جسمیں ایسے بہت سے لوگ شامل ہوتے ہیں۔ جو اپنی طبائع پر قابو نہیں رکھتے۔ ضروری ہے کہ سکرٹری انجمن شباب المسلمین کی طرف سے اس قسم کی تحریری اطلاع ہمارے پاس پہنچ جائے کہ حکام کی طرف سے باضابطہ حفظ امن کا انتظام ہو گیا ہے۔ چونکہ دعوت مناظرہ نہایت تنگ وقت میں دی گئی ہے۔

بذریعہ اشتہارات وخطوط فیصلہ کرنے کا وقت نہیں ہے۔ بلکہ انجمن شباب المسلمین شرائط مباحثہ و دیگر مبادی طے کرنے کیلئے اپنے قائم مقام قادیان بھیجدے تاکہ بالمواجہ نہایت آسانی سے تمام امور متعلقہ کا فیصلہ ہو جائے۔ انجمن شباب المسلمین بٹالہ کا خطاب اپنی حیثیت کے مطابق لوکل انجمن احمدیہ بٹالہ سے ہونا چاہیئے تھا۔ مگر اس نے اپنی بساط سے بڑھکر احمدی جماعت کے امام وخلیفہ کے نام چٹھی شایع کی ہے۔ اسلئے ہم ان کی ہمت کی اتنی داد ضرور دینگے۔ کہ قادیان سے بعض علماء کو بہ تصفیہ شرائط مناظرہ کے لئے بھیجدیں ؛

انجمن نے اپنے اشتہار میں یہ بھی لکھا ہے کہ اس مناظرہ سے یہ غرض ہے کہ تا آئندہ ہمیشہ کیلئے ہمارا اور آپ کا مذہبی تنازع جاتا رہے حالانکہ دنیا میں کبھی مباحثات سے ہمیشہ کے لئے مذہبی اختلافات کا فیصلہ نہیں ہوا۔ یہود اور نصاریٰ اور دیگر فرق باطلہ سے اہل حق کے ہزارہا مباحثات ہو چکے ہیں۔ اور آئے دن ہوتے رہتے ہیں مگر تنازعات بدستور ہیں۔ اسلئے اگر کوئی صورت فیصلہ کن ہے تو وہ مباہلہ ہے۔ جس کے لئے ہم علماء کو پہلے بھی بارہا دعوت دے چکے ہیں۔ اور اب بھی دعوت دیتے ہیں کہ سب اکٹھے ہو کر مباہلہ کر لیں تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتھل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین

امید ہے کہ انجمن شباب المسلمین کے ممبر جلسہ پر جمع ہونیوالے ہندوستان بھر کے علماء کرام اور بڑے بڑے مناظرین و لیکچراروں کو مناظرہ کے علاوہ اس فیصلہ کن طریق پر بھی آمادہ کرینگے۔ اور اس دعوت کے جواب میں ناز یبا طریق اختیار نہیں کرینگے جو گذشتہ ایام میں دیو بندیوں اور قادیان کے جلسہ پر علاوہ ان کے دیگر علمائنے بھی اختیار کیا کہ خود تو اس مباہلہ سے گریز کر گئے۔ اور بعض ایسے لوگوں کو جن کا قوم اور ملک پر کوئی اثر نہیں۔ آگے کرنا چاہا "

اس اشتہار کے چھپ کر بٹالہ پہنچنے سے قبل انجمن احمدیہ بٹالہ کے سکرٹری صاحب نے بھی ایک اشتہار غیر احمدیوں کے اشتہار کے جواب میں شایع کیا۔ یہ دونوں اشتہار بٹالہ میں عام طور پر تقسیم کئے گئے۔ اور ۲۰ ستمبر ۱۹۲۳ء کو اگرچہ بذریعہ رجسٹری سکرٹری انجمن شباب المسلمین کے نام قادیان سے ہی اشتہار بھیجا گیا تھا لیکن چونکہ غیر احمدیوں نے جو اشتہار مباحثہ کا دیا تھا۔ وہ اس وقت تک وقت میں ہمارے پاس بھیجا گیا تھا۔ اس لئے ناظر صاحب تالیف اشاعت نے اپنے اشتہار کا جواب بذریعہ ڈاک بھیجنے کا انتظار کرنے کی بجائے نائب ایڈیٹر الفضل کو بٹالہ میں بھیجدیا۔ تاکہ شرائط مباحثہ کا جلد تصفیہ ہو جائے۔ میں ۲۱ کی شام کو بٹالہ پہنچا۔ اس سے پہلے علاوہ اشتہارات کے انجمن احمدیہ بٹالہ نے انجمن شباب المسلمین کے سکرٹری کو ایک خط بھی لکھا تھا۔ جس کا انھوں نے کوئی جواب نہ دیا۔ ۲۲ ستمبر کی صبح کو انجمن احمدیہ بٹالہ کی طرف سے ایک اور خط لکھا گیا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ آپ کی کھلی چٹھی (دعوت مناظرہ) کے جواب میں دو اشتہار آپ کو پہنچ چکے ہیں۔ اور ایک خط کل لکھا گیا تھا۔ اب دوبارہ آپ کو لکھا جاتا ہے۔ کہ آیا آپ اپنے قائم مقام کو قادیان بغرض تصفیہ شرائط بھیجیں گے یا یہیں پر شرائط طے کرنا چاہتے ہیں۔ جلدی جواب دیں۔ مناظرہ کریں یا مباہلہ۔ ہم دونوں کے لئے تیار ہیں۔ اگر آپ جواب نہیں دینگے۔ تو سمجھا جائیگا۔ کہ آپ کی غرض احقاق حق نہ تھی۔ بلکہ محض نمائش اور شہرت تھی۔

یہ خط صبح آٹھ بجے لکھا گیا۔ لیکن چونکہ "حاجی" عبدالغنی سکرٹری انجمن شباب المسلمین کے متعلق معلوم ہوا کہ وہ کوئی مذہبی آدمی نہیں۔ نہ اس کا کوئی ایسا ٹھکانا ہے۔ جہاں اسے کوئی پا سکے۔ اسلئے ہمارے آدمی اس کی تلاش میں دس بجے تک پھرتے رہے۔ مگر وہ نہ ملا۔ ناچار اس کے ایک ساتھی کو جو اتفاقاً مل گیا۔ باخذ رسید خط دیا گیا چونکہ اسی دن ان کے مولویوں نے آنا تھا۔ اس لئے سمجھا گیا کہ بٹالہ کے یہ مشہور "حاجی صاحب" ممکن ہے اپنے مولویوں سے مشورہ کر کے جواب دیں۔ اور شام تک جواب کا انتظار رکھا گیا۔ لیکن وہ سب اشتہاروں اور خطوں کو بالکل ہضم کر گئے۔

ان کے انکار آنے پر ہمارے احباب نے دونوں اشتہار ان کو موٹروں میں دیئے جن میں عوام بازاری لوگ جو ان دیوبندی علماء کے جلوس میں شامل تھے۔ شور کرکے پکار اشتہار تقسیم کرنے والوں پر ٹوٹ پڑے۔ اور کچھ اشتہارات ان لوگوں نے پھاڑ بھی دیئے۔

انجمن شباب المسلمین کے سکرٹری صاحب نے محض شہرت کے لئے کھلی چٹھی لکھنے کو تو لکھ دی۔ لیکن جب ہماری طرف سے اشتہارات شایع کئے گئے۔ اور خطوط لکھے گئے۔ تو پھر ان کے پاس بجز خاموشی کے کچھ جواب نہ تھا۔

ایک احمدی نے "حاجی" عبدالرحمن سے جو اس انجمن کا صدر اور "حاجی" عبدالغنی کا بڑا بھائی ہے۔ اور "حاجی" عبدالغنی کی طرح وہ بھی بٹالہ میں خاص طور پر معروف ہے۔ پوچھا گیا کہ آپ ہمارے خطوط کا جواب کیوں نہیں دیتے۔ تو اس نے کہا کہ ہم نے جو لکھنا تھا۔ وہ قادیان میں لکھ دیا ہے۔ ان اشتہاروں وغیرہ کا ہم کوئی جواب نہیں دینگے۔ مگر یہاں بھی ان کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا۔ البتہ ایک گالیوں سے پر اشتہار ۲۳ ستمبر کی شام کو شایع کیا ہے۔ جس کا جواب علیحدہ مقامی طور پر بٹالہ میں شایع ہو چکا ہے ؛

یہ ہے ان لوگوں کی حالت جو اول تو بڑے زور شور سے مباحثہ کا چیلنج دیتے ہیں۔ لیکن جب ہم میدان میں آتے ہیں۔ تو گھروں میں گھس جاتے ہیں۔ اور مباحثہ کا نام بھی نہیں لیتے۔

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ کے اطباء و ڈاکٹر توجہ فرمائیں

جملہ احمدی طبیب ڈاکٹر و کمپونڈر صاحبان کے التماس ہے کہ نور ہسپتال کے ماہواری چندہ کی ادائگی میں کوشاں رہیں۔ جن صاحبان نے ماہواری امداد مقرر کی ہوئی ہے وہ ماہوار ادا کرتے رہیں۔ اور جن صاحبان نے ابھی کچھ مقرر نہیں فرمایا وہ آئندہ کیلئے مقرر فرما کر ماہوار ادا کیا کریں۔ نیز ڈاکٹر صاحبان ہسپتال کی ضروریات کو خوب جانتے ہیں ان کے مہیا کرنے کی بھی کوشش کریں۔ مثلاً اسوقت اپریشن روم کے لئے ایک الماری کی ضرورت ہے جس میں اوزار رکھے جائیں۔ جس کی قیمت تخمیناً دوسو روپیہ ہوتی ہے۔ جو کہ چند احباب کی توجہ سے خریدی جا سکتی ہے۔ ایسا ہی ایک دو تخت پوشوں کی اور چند چارپائیاں۔ کمبل اور کچھ بستروں کی ضرورت ہے امید ہے کہ احباب توجہ فرمائینگے۔ والسلام

افسر نور ہسپتال۔ قادیان۔

ولادت

ابوالبرکات مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کے ہاں خدا کے فضل سے ۱۷ ستمبر کو جو لڑکا تولد ہوا۔ نام حمید احمد رکھا گیا۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔

جناب مولوی صاحب موصوف نے حسب معمول اس خوشی کے موقعہ پر کسی غریب کے نام ایک سال کیلئے اخبار جاری کرنیکی قیمت مرحمت فرمائی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دار الامان۔ ۲۵/۲۸ ستمبر ۱۹۲۲ء

مدراس ہائیکورٹ اور عقائد جماعت احمدیہ

فیصلہ ہائیکورٹ پر مولوی محمد علی صاحب کی بیجا رائے زنی

جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لا کا بیان

ججان ہائیکورٹ کے سامنے

مالابار کے ایک احمدی کا نکاح جو عدالت ماتحت نے فسخ قرار دیا تھا۔ اس کے متعلق مدراس ہائی کورٹ میں نگرانی کرائی گئی تھی۔ جس کی پیروی ہماری جماعت کے قابل اور لایق بیرسٹر جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب نے کی۔ اس کی نسبت ایک افواہ سے جو لوگوں میں مشہور ہو گئی تھی۔ اور عدالت ماتحت کے ہمارے خلاف فیصلہ سے مولوی محمد علی صاحب نے یہ اندازہ لگا کر کہ ہائیکورٹ بھی ہمارے خلاف فیصلہ کریگی۔ یہ سمجھا کہ چونکہ وہ بھی احمدی کہلاتے ہیں۔ اس لئے اس فیصلہ کا اثر ان پر بھی پڑے گا۔ اس اثر سے بچنے کے لئے انھوں نے مختلف اخبارات میں ایک اعلان شائع کرایا۔ جس میں لکھا کہ ہم تو دوسرے مسلمانوں کو کافر نہیں کہتے۔ ہاں "وہ فریق جو قادیان سے تعلق رکھتا ہے۔ ان کا یہی عقیدہ ہے" اور ہمارا ان سے اس بات پر شروع سے اختلاف ہے۔ چنانچہ انھوں نے لکھا ہے:۔

"یہ صحیح ہے کہ احمدیوں کا وہ فریق جو قادیان سے تعلق رکھتا ہے۔ ان کا یہی عقیدہ ہے۔ کہ روئے زمین کے کل مسلمان کافر ہیں۔ سوائے ان کے جو سلسلہ احمدیہ میں داخل ہیں لیکن دوسرا فریق جس نے اپنے آپ کو لاہور میں احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کے نام سے قائم کیا ہے۔ اس عقیدہ کو غلط سمجھتا ہے۔ اور اس کی طرف سے اس عرصہ آٹھ سال میں لگاتار تردید ہوتی رہی ہے"

ان الفاظ میں مولوی محمد علی صاحب نے اپنے آپ کو نقصان سے بچاتے اور سارا بوجھ ہم پر ڈالنے کے لئے ایک مغالطہ بھی دیا ہے۔ اور وہ یہ کہ ان سب لوگوں کو جو سلسلہ احمدیہ میں داخل نہیں۔ وہ بھی مسلمان نہیں مانتے بلکہ ان لوگوں کو جو حضرت مرزا صاحب کو کافر سمجھتے ہیں وہ بھی کافر کہتے ہیں۔ مگر باوجود اس کے انہوں نے ایسے رنگ میں اعلان کیا۔ جس سے یہ ظاہر ہو کہ وہ حضرت مرزا صاحب کے نہ ماننے والوں میں سے کسی کو بھی کافر نہیں کہتے اس سے انھوں نے سمجھا کہ اب مبایعین کے لئے ان مشکلات اور نقصانات سے بچنے کی کوئی صورت نہ ہوگی۔ جو ان کے خلاف فیصلہ ہونے پر رونما ہونگے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے اس موقع پر بھی مولوی محمد علی صاحب کی آرزو کو پورا نہ کیا اسی طرح انہیں سخت ذلیل کیا۔ جس طرح پہلے کئی بار کر چکا ہے یعنی ہائیکورٹ نے فیصلہ ہمارے حق میں دیا۔ جس سے ان خطرات کے سدباب کی اُمید ہو گئی۔ جو ہمارے خلاف فیصلہ ہونے پر پیدا ہو سکتے تھے۔ لیکن اس پر بھی مولوی صاحب خاموش نہ رہے اور انھوں نے جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لا کی طرف چند نامکمل فقرے منسوب کر کے یہ شور مچانا شروع کر دیا۔ کہ اگر مدراس ہائی کورٹ کے فیصلہ کو صحیح مانا جائے تو قادیان کی احمدی جماعت کے عقائد کا کچھ باقی نہیں رہتا۔ اور وجہ یہ بیان کی۔ کہ جناب چودھری صاحب نے مسلمان کی جو تعریف کی۔ اور جسے ہائی کورٹ نے منظور کر کے ہمارے حق میں فیصلہ دیا۔" وہ یہی بات ہے۔ جس کی تردید کے لئے جناب میاں صاحب آٹھ سال سے پورا زور صرف کر رہے ہیں"

مولوی صاحب کے لئے یہ قطعاً جائز نہ تھا کہ جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب کی اصل بحث کے متعلق صحیح اور پورا علم حاصل کئے بغیر اس قسم کا مضمون لکھنے کی جرأت کرتے لیکن معلوم ہوتا ہے۔ ہمارے خلاف ان میں عداوت اور بے جا ضد و تعصب کے جذبات اس قدر زیادہ پائے جاتے ہیں کہ وہ ہمارے خلاف لکھتے کے لئے صحیح واقفیت حاصل کرنا بھی ضروری نہیں سمجھتے۔

ہائیکورٹ مدراس میں کیا بات زیر بحث تھی۔ اور جناب چودھری صاحب نے اس کے متعلق کیا تقریر کی۔ یہ ذیل کے مضمون سے جو جناب چودھری صاحب موصوف نے لکھ کر ارسال فرمایا ہے معلوم ہو سکتی ہے۔ اس کو پڑھ کر ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے کہ مولوی محمد علی صاحب نے جلد بازی سے کام لیکر جو خامہ فرسائی کی ہے۔ وہ کس قدر معقولیت سے دور ہے۔ اور جو نتائج انھوں نے اس فیصلہ سے ہمارے خلاف اخذ کئے ہیں۔ وہ کیسے غلط اور نادرست ہیں *

حیرت ہوتی ہے کہ ایسا شخص جو اپنے آپ کو ایک گروہ کا ذمہ دار لیڈر سمجھتا ہے کس طرح ایک امر کے متعلق پوری واقفیت حاصل کئے بغیر اس کو مخالفین کے خلاف پیش کرنے اور اس پر اتنا زور دینے کی جرأت کر سکتا ہے۔

مولوی محمد علی صاحب نے سارا زور یہ ثابت کرنے پر صرف کیا ہے کہ جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب نے مسلمان کی وہ تعریف کی۔ جو غیر مبایعین کرتے ہیں۔ اور اس تعریف کو جو مبایعین ایک مسلمان کی سمجھتے ہیں۔ اور جس پر غیر مبایعین سے شروع سے اختلاف چلا آ رہا ہے۔ انہوں نے پیش نہ کیا۔ یعنی حضرت مرزا صاحب کا ماننا مسلمان ہونے کے لئے ضروری نہیں ٹھہرا۔ اور جو آپ کو نہیں مانتا۔ اس کو بھی مسلمان قرار دیا ہے

لیکن جس صفائی اور وضاحت کے ساتھ جناب چودھری صاحب موصوف نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کے عقائد بیان کئے۔ اور حضرت مرزا صاحب کو نہ ماننے والوں کو جو کچھ قرار دیا۔ اس کا پتہ عدالت کی روئداد سے لگ سکتا ہے جس کا ذکر جناب چودھری صاحب نے تفصیلاً اپنے مضمون میں کر دیا ہے۔ امید ہے اس کو پڑھ کر مولوی محمد علی صاحب کو شرمندگی اور ندامت کے ساتھ اعتراف کرنا پڑیگا کہ انھوں نے مقدمہ مدراس کے متعلق اپنی عمارت کی بنیاد ریت پر رکھنے میں سخت غلطی کھائی ہے *

آئندہ پرچہ میں اس مقدمہ کے متعلق ہم انشاء اللہ تعالیٰ ایک انگریزی اخبار سے ہائی کورٹ مدراس کی کارروائی

صحیح کرینگے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہو سکیگا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب نے جس بات کو بنا قرار دیکر ہمارے خلاف مضمون لکھا۔ وہ سراسر غلط اور حقیقت سے بالکل دور ہے۔
جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب تحریر فرماتے ہیں:-

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب اخبار الفضل۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں مدراس سے واپس آنے کے بعد متواتر سفر میں رہا۔ آج اخبار پیغام صلح کے دو پرچے نمبر ۳۲ و نمبر ۳۴ جلد ۱۰ میری نظر سے گذرے۔ پرچہ نمبر ۳۲ میں جس کے ایڈیٹر میاں دوست محمد صاحب درج ہیں۔ ایک نوٹ شذرات کے ماتحت زیر عنوان "اسلام اور جماعت احمدیہ" درج ہے۔ جو غالباً ایڈیٹر صاحب کے قلم سے ہے۔ پرچہ نمبر ۳۴ میں جس کے ایڈیٹر چوہدری ظہور احمد صاحب بی اے درج ہیں۔ ایک مضمون زیر عنوان "مدراس ہائی کورٹ کا فیصلہ" چھپا ہے۔ جس کے نیچے "خاکسار محمد علی" لکھا ہے۔ غالباً یہ مضمون مولوی محمد علی صاحب ایم اے۔ ایل۔ ایل بی کا ہے۔ اسی پرچہ میں "قضیہ مدراس" کے عنوان کے نیچے ایک نوٹ درج ہے۔ جو غالباً اخبار زمیندار سے نقل کیا گیا ہے۔ اور اس نوٹ کے مضمون کے ساتھ ایڈیٹر پیغام صلح کا اتفاق معلوم ہوتا ہے۔ ان تینوں مضامین کا خلاصہ یہ ہے کہ میں نے مدراس ہائی کورٹ میں یہ بحث کی۔ کہ ہر وہ شخص جو توحید اور رسالت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا قائل ہے۔ وہ مسلمان کہلانے کا مستحق ہے۔ اور اس طرح گویا مولوی محمد علی صاحب کے اس عقیدہ کی تائید کی کہ مسلمان ہونے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانا ضروری نہیں ہے۔ اور اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منکر کافر نہیں ہیں۔ اور گویا اس طور پر میں نے جماعت احمدیہ کے اس عقیدہ سے اختلاف کیا ہے کہ مسلمان ہونے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانا ضروری ہے۔ اور کہ آپ کا منکر کافر ہے۔

یہ نتیجہ نکالنے سے پیشتر اگر مولوی محمد علی صاحب اور دیگر اصحاب جنہوں نے اس مسئلہ پر خامہ فرسائی کی ہے۔ خاکسار سے دریافت فرما لیتے کہ میری بحث کا ما حصل کیا تھا۔ تو ان کو یہ غلط فہمی نہ ہوتی۔ اس لئے بجائے اس کے کہ میں ان تینوں مضامین پر الگ الگ بحث کروں۔ میں سمجھتا ہوں کہ میرا اس بحث کا خلاصہ بیان کر دینا جو میں نے ہائی کورٹ مدراس میں کی کافی ہوگا۔ اور وہ خلاصہ ہی ظاہر کر دیگا کہ مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء کو یا تو خود غلط فہمی ہوئی۔ اور یا وہ عمداً دوسروں کو غلطی میں ڈالنا چاہتے ہیں۔

اس مسئلہ کے متعلق جو بحث میں نے فاضل ججان مدراس ہائیکورٹ کے روبرو کی۔ اور جس کا تعلق مضامین زیر بحث کے ساتھ ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے:-

"فاضل سشن جج نے چندان عقاید کا ذکر کرکے جن کے متعلق احمدیوں اور غیر احمدیوں میں اختلاف ہے۔ یہ قرار دیا ہے۔ کہ اس اختلاف کی وجہ سے جو شخص احمدی ہو جائے اسے مسلمان شمار نہیں کیا جا سکتا۔ ایسا شخص اسلام سے مرتد ہو جاتا ہے۔ فاضل جج کا ہرگز یہ حق نہیں تھا کہ وہ بغیر ان عقائد کی صحت یا عدم صحت کا فیصلہ کئے۔ جو فریقین میں زیر تنازعہ ہیں۔ ایک فریق کو کافر قرار دیدیں۔ فاضل جج نے یہ کہا ہے۔ کہ میں ان عقائد کی صحت کا فیصلہ کرنے کا مجاز نہیں۔ بیشک یہ قرار دیا جا چکا ہے کہ برطانوی عدالتیں ہرگز ہرگز اس امر کی مجاز نہیں ہیں۔ کہ عقائد کے اختلاف کے متعلق یہ فیصلہ کریں کہ فلاں عقیدہ واقعہ میں صحیح ہے۔ اور فلاں عقیدہ واقع میں غلط ہے۔ یہ فیصلہ صرف شریعت اسلامی کی عدالتیں کر سکتی ہیں۔ برطانوی عدالتوں کو جب طے کرنا ہو کہ آیا ایک شخص مسلمان ہے یا نہیں۔ اور آیا اس پر شرع محمدی کے قواعد کا اطلاق ہونا چاہیئے یا نہیں۔ تو ان کے لئے یہی قاعدہ مقرر کیا گیا ہے۔ کہ وہ اس امر کا اطمینان کر لیں کہ آیا مدعی اسلام اپنے تئیں مسلمان کہتا ہے۔ اور توحید اور رسالت پر ایمان ظاہر کرتا ہے۔ اگر وہ ایسا کرتا ہے تو اسے مسلمان قرار دینا چاہیئے۔ اور اس پر شرع محمدی کے قواعد کا اطلاق ہونا چاہیئے۔ انگریزی عدالت اس سے زیادہ تحقیق کرنے کا اختیار نہیں رکھتی۔ اس اصول کے مطابق جماعت احمدیہ کے افراد یقیناً مسلمان ہیں۔"

اس پر مسٹر جسٹس اولڈ فیلڈ نے سوال کیا کہ "اگر کوئی شخص توحید اور رسالت پر تو ایمان ظاہر کرے۔ لیکن فرشتوں اور آخرۃ پر ایمان نہ رکھتا ہو۔ تو وہ کیا ہوگا؟" میرا جواب یہ تھا۔ کہ جو شخص مسلمان ہونے کا مدعی ہے۔ وہ اگرچہ عملاً فرشتوں اور آخرۃ کا انکار کردے۔ لیکن وہ اس رنگ میں انکار کبھی نہیں کریگا۔ کہ فرشتوں سے مراد یہ ہے۔ اور آخرت سے مراد یہ ہے۔ لیکن اگر بغیر کسی قسم کی تفصیل کے آپ کے سوال کو لیا جائے۔ تو میں یہی کہوں گا کہ جو شخص فرشتوں اور آخرۃ کا قطعی منکر ہے۔ وہ کافر ہے۔ مسلمان نہیں ہے۔

سوال:- اس پر فاضل جج نے کہا تو گویا تمہاری یہ مراد ہے۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے یہ معنی ہیں کہ آپ کی تمام تعلیم پر بھی ایمان ہو؟

جواب:- "بیشک شریعت کے لحاظ سے وہی شخص مسلمان ہے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تمام تعلیم پر ایمان رکھتا ہو۔"

سوال:- "تو پھر محض توحید اور رسالت پر ایمان ظاہر کرنا کافی نہ ہوا؟"

جواب:- "جو شخص بظاہر توحید اور رسالت کا قائل ہے اور اپنے تئیں مسلمان کہتا ہے۔ لیکن اسلام کے دیگر عقائد کا منکر ہے۔ وہ شریعت اسلامی کے لحاظ سے مسلمان نہیں کہلا سکتا۔ لیکن جب وہ کسی مروجہ عقیدہ سے اختلاف کرتا ہے تو ایک ایسی عدالت جس کو امور شرعی میں صحت یا عدم صحت کے فیصلہ کا اختیار ہو۔ وہ پہلے اس کے عقیدہ کے متعلق تحقیق کریگی۔ اور بعد میں اگر وہ عقائد اور ارکان اسلام میں سے کسی کا منکر پایا جائے۔ تو اس کے متعلق کفر کا فیصلہ صادر کریگی۔ اب برطانوی عدالتیں کسی عقیدہ کی صحت یا عدم صحت کا فیصلہ کرنے کو تو تیار نہیں ہیں۔ تو پھر ایسی صورت میں انہوں نے ایک آسان راہ اختیار کی ہے۔ کہ ان معاملات میں جنمیں شرع محمدی کا اطلاق ہوتا ہے۔ ہم ہر اس شخص کو مسلمان کہیں گے۔ جو توحید اور رسالت کا قائل ہے۔ اور اپنے تئیں مسلمان کہتا ہے۔"

سوال:- "باقی وہ کیا عقائد ہیں۔ جن کا ماننا تمہارے نزدیک مسلمان ہونے کے لئے ضروری ہے"

جواب:- "اللہ تعالیٰ پر ایمان ہو۔ اس کے فرشتوں پر ایمان ہو۔ اس کے نبیوں پر ایمان ہو۔ اس کی کتابوں پر ایمان ہو۔ آخرت پر ایمان ہو۔ قضا و قدر پر ایمان ہو۔ نماز پڑھے۔ رمضان کے روزے رکھے۔ زکوٰۃ لازم ہونے کی صورت میں زکوٰۃ دے۔ استطاعت رکھتا ہو تو حج کرے۔ میرے نزدیک تو اسلام کی کم سے کم تعریف یہ ہے۔ اور یہ فریقین کی مسلمہ ہے۔ اور احمدیوں پر یہ تعریف صادق آتی ہے۔ اور اس کی رو سے بھی وہ مسلمان ہیں۔"

چنانچہ اس کو واضح کرتے ہیں میں نے فاضل جج کے روبرو تفصیل

کے ساتھ اس امر پر بحث کی۔ کہ احمدی اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں۔ فرشتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ کتب سماوی پر ایمان رکھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے تمام رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ چنانچہ اس زمانہ کے آخری رسول کو بھی مانتے ہیں۔ آخرۃ اور قضا و قدر کو مانتے ہیں۔ نمازیں پڑھتے ہیں۔ روزے رکھتے ہیں۔ زکوٰۃ دیتے ہیں۔ حج کرتے ہیں۔ اور میں نے یہ بھی مطالبہ کیا۔ کہ فریق ثانی سے دریافت کیا جائے۔ کہ اسلام کی کیا تعریف ہے۔ اور جو بھی تعریف وہ اسلام کی کسی مستند اسلامی کتاب سے پیش کریں۔ وہ احمدیوں پر صادق آئیگی۔ اور اگر وہ یہ نہیں کر سکتے۔ تو ایک ہی عقیدہ یا مسئلہ ایسا پیش کریں جو جزو اسلام ہو۔ اور جس کو احمدی نہیں مانتے۔ اور جب ہم نے کسی اسلامی عقیدہ کو ترک نہیں کیا۔ تو پھر ہم مرتد کیسے کہلا سکتے ہیں ؂

سوال: مسٹر جسٹس اولڈ فیلڈ نے پھر سوال کیا کہ غیر احمدی تو محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو خاتم النبیین مانتے ہیں۔ تم بھی مانتے ہو؟

جواب: "ہاں ہم بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کرتے ہیں۔"

سوال: "اس اصطلاح کے کیا معنے ہیں؟"

جواب: "ان دو لفظوں کے معنی تو ہیں نبیوں کی مُہر۔ اور یہ معنی فریق ثانی کے بھی مسلمہ ہیں۔ لیکن غیر احمدی اس سے یہ مراد لیتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اور احمدی یہ مراد لیتے ہیں کہ بغیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے کوئی نبی نہیں آسکتا۔ گو اس امر پر دونوں فریقوں کا اتفاق ہے۔ کہ قرآن کریم کے بعد اب کوئی نئی شریعت نہیں آسکتی اور قرآن شریف کے احکام میں اب نہ کوئی کمی کی جاسکتی ہے۔ نہ زیادتی۔"

سوال: "تو احمدی بھی قرآن شریعت کو پورے طور سے مانتے ہیں؟"

جواب: "بے شک ہمارے نزدیک قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے۔ جو دنیا کی ہدایت کے لئے نازل ہوئی۔ اب اس کے بعد کوئی نئی شریعت نہیں آسکتی۔"

سوال: "تو مرزا غلام احمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو تم کس قسم کا نبی مانتے ہو۔"

جواب: "مرزا غلام احمد صاحب (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو ہم نبی یقین کرتے ہیں۔ لیکن وہ کوئی نئی شریعت نہیں لائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پوری اتباع کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں نبوت کا درجہ عطا فرمایا۔"

سوال: "اگر وہ نبی ہو سکتے ہیں۔ تو شریعت بھی لا سکتے ہیں۔"

جواب: "لیکن ان کا اپنا بھی ایمان تھا اور اسلام کی یہی تعلیم ہے کہ قرآن کریم کے بعد کوئی نئی شریعت نہیں آسکتی۔ اگر کسی شخص کا دعویٰ ہو کہ وہ نئی شریعت لایا ہے۔ تو وہ قرآن کریم کا متبع نہیں ہوگا۔ اور مسلمان نہیں ہوگا۔"

سوال: "جب تم یہ مانتے ہو کہ مسیح علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ تو تم یہ کیسے مان سکتے ہو کہ مرزا صاحب (علیہ الصلوٰۃ والسلام) مسیح موعود ہیں۔ کیا ان دونو عقیدوں میں تضاد نہیں؟ یا کیا تم تناسخ کے قائل ہو۔"

جواب: "ہم نہ یہ مانتے ہیں۔ کہ حضرت مرزا صاحب (علیہ الصلوٰۃ والسلام) وہی مسیح ہیں۔ جو آج سے انیس سو سال قبل دنیا میں موجود تھے۔ اور جو فوت ہو گئے۔ اور نہ ہم یہ مانتے ہیں۔ کہ اس مسیح کی روح بعینہ مرزا صاحب میں آگئی ہے۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ جیسے یوحنا بپتسمہ دینے والا الیاس نبی کی روح اور طاقت لیکر آیا۔ ویسے ہی حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام مسیح کی روح اور طاقت لیکر آئے۔"

غرض اسی طرح تفصیل کے ساتھ بحث ہوتی رہی۔ میں آج نہیں کہہ سکتا۔ کہ بحث اسی ترتیب کے ساتھ ہوئی۔ یا ہر ایک لفظ جو میں نے درج کیا ہے۔ اسی طرح استعمال ہوا۔ لیکن میں یہ یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ جس حصہ بحث کا میں نے خلاصہ درج کیا ہے۔ اس کا بالکل وہی مفہوم تھا۔ جو اس خلاصہ سے ظاہر ہے۔ اور جہاں تک میرا حافظہ مدد کر سکتا ہے۔ میں نے وہی الفاظ استعمال کئے ہیں۔ جن کے مترادف انگریزی الفاظ بحث میں استعمال ہوتے تھے۔

اس خلاصہ سے یہ واضح ہے کہ میں نے اپنا یہ عقیدہ ظاہر نہیں کیا۔ کہ ہر وہ شخص جو توحید اور رسالت کا قائل ہے۔ وہ حقیقتاً مسلمان ہے۔ بلکہ میری بحث کا طرز یہ تھا کہ:-

(۱) برطانوی عدالتوں کے مسلمہ اصول کے مطابق احمدی مسلمان ہیں۔

(۲) کوئی بھی تعریف اسلام کی مستند کتب سے پیش کی جائے۔ اس کے مطابق احمدی مسلمان ہیں۔ چنانچہ ہمارے نزدیک جو تعریف اسلام کی ہے۔ وہ پیش کی گئی ؂

(۳) احمدیوں کے تمام عقائد قرآن کریم کے عین مطابق ہیں ؂

(۴) احمدیوں کے متعلق یہ ثابت نہیں کیا گیا۔ کہ انہوں نے کوئی ایسا عقیدہ ترک کیا ہے۔ جو مسلمہ طور پر جزو اسلام ہو ؂

ان چار بناؤں پر میں نے یہ بحث کی۔ کہ احمدی مرتد نہیں قرار دئے جا سکتے۔ جماعت احمدیہ کے عقائد کے متعلق جو بحث ہوئی۔ اسمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بطور ایک نبی کے پیش کیا گیا۔ خاتم النبیین کے وہ معنے بیان کئے گئے۔ جو اوپر درج ہیں۔ یہ تسلیم کیا گیا کہ ہم غیر احمدیوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ احمدی لڑکی کا نکاح غیر احمدی کے ساتھ جائز نہیں سمجھتے۔

اگر اب بھی مولوی محمد علی صاحب یا اُن کے رفقاء کا خیال ہے۔ کہ میں نے جماعت احمدیہ کے کسی عقیدہ کو چھپایا۔ یا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ سے کسی عقیدہ میں اختلاف کیا۔ تو یہ ان کے اپنے فہم یا نیت کا قصور ہے۔

مولوی صاحب بے شک یہ اعتراض کر سکتے ہیں کہ برطانوی عدالتیں تو پھر اس لحاظ سے ہر ایک مدعی اسلام کو مسلمان قرار دینگی۔ اور اس پر شرع محمدی کا اطلاق کرینگی۔ یہ امر ظاہر ہے۔ اور ہر روز ایسا ہوتا ہے۔ اس پر مولوی صاحب کے لئے آج کوئی نیا موقعہ اعتراض کا پیدا نہیں ہوا۔ نہ یہ نتیجہ مدراس ہائیکورٹ کے فیصلہ سے پیدا ہوا ہے۔ برطانوی عدالتیں بے شک غیر احمدیوں کو مسلمان شمار کرتی ہیں۔ یہاں تک کہ ان کو بھی جن کو مولوی محمد علی صاحب کافر قرار دیتے ہیں۔ مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ اگر ایسا ہے "تو ہم چین نہیں لے سکتے جب تک کہ اس کے خلاف پورا زور نہ لگائیں۔ مانا کہ ہمارا اختیار نہیں کہ ہائی کورٹ اس فیصلہ کو بدل دے۔ لیکن یہ تو ہمارا فرض ہے۔ کہ اسے غلط ثابت کرنے کے لئے پورا زور لگائیں۔" ؂

مگر مولوی صاحب کا یہ مسلم عقیدہ ہے کہ جو شخص باوجود لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان رکھنے کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نعوذ باللہ کافر کہتا ہے۔ یا مفتری کہتا ہے یا اپنے دعاوی میں جھوٹا کہتا ہے یا آپ کے ماننے والوں کو کافر کہتا ہے۔ وہ خود کافر ہے۔ تو اس لحاظ سے یہ فیصلہ ان کے نزدیک بھی غلط ہے۔ اب دیکھیں کہ وہ اس فیصلہ کے خلاف کس قدر زور لگاتے ہیں۔ اور اسے کس طرح غلط ثابت کرتے ہیں۔

ہماری پوزیشن تو صاف ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ ہم مدراس ہائیکورٹ یا پٹنہ ہائیکورٹ یا کسی اور ہائیکورٹ کے کہنے سے مسلمان ہیں کسی ہائیکورٹ کا فیصلہ نہ کافر کو مسلمان بنا سکتا ہے۔ نہ مسلمان کو کافر بنا سکتا ہے۔ ہائیکورٹ کا فیصلہ تو اس حد تک محدود ہے کہ عدالتیں فلاں جماعت پر قواعد شرع محمدی کا اطلاق کریں گی۔ اور فلاں جماعت پر نہیں کریں گی۔ سو ہمیں مدراس ہائیکورٹ کے فیصلہ سے بیشک خوشی ہوئی ہے۔ وہ اس وجہ سے کہ سشن جج کے فیصلہ کی رو سے ہمارے جن حقوق کے پامال ہونیکا خطرہ تھا۔ وہ حقوق ہائیکورٹ کے فیصلہ سے محفوظ ہو گئے۔ باقی رہا یہ امر کہ اس فیصلہ کی رو سے ویسے ہی حقوق ایسے لوگوں کے بھی تسلیم کئے گئے ہیں۔ جو ہمارے نزدیک کافر ہیں۔ تو یہ امر حکومت سے تعلق رکھتا ہے۔ کیونکہ حکومت جسے چاہے یہ حقوق عطا کر سکتی ہے۔ اگر کل کو عیسائی سکھ یا ہندو یہ خواہش کریں کہ ہمارے معاملات شریعت محمدی کے قواعد کے ماتحت طے ہونے چاہئیں۔ اور حکومت اسے تسلیم کرے تو ان پر بھی یہی قواعد عائد ہونگے اور اگرچہ ایسا کرنے سے قباحتیں پیدا ہوں لیکن اس بات کا ہمارے عقائد پر کیا اثر پڑ سکتا ہے۔ اسی طرح سے اگر بجائے توحید اور رسالت کے برطانوی عدالتوں میں صرف توحید کو اسلام کی تعریف قرار دیا جائے تو ہم کہیں گے کہ اس تعریف کی رو سے بھی ہم مسلمان ہیں۔ لیکن کیا اس سے یہ بھی لازم آجائیگا کہ ہر وہ شخص جو توحید کا تو قائل ہے۔ لیکن رسالت کا قائل نہیں۔ وہ بھی حقیقتاً مسلمان ہے اس کا صرف یہی نتیجہ ہوگا کہ ایسے لوگوں پر بھی عدالتیں شرع محمدی کے قواعد کا اطلاق ان امور میں کریں گی۔ جن امور میں انگریزی قانون کے ماتحت شرع محمدی کا اطلاق ہو سکتا ہے۔ اگر مولوی محمد علی صاحب کہیں کہ ہر ایک ایسے امر میں جس میں حکومت کا قانون ہمارے عقائد کے خلاف ہو ہمیں اس کے خلاف پورا زور لگانا چاہیئے تو میں کہونگا کہ مولوی صاحب کے عقیدہ کی رو سے تو زانی کی سزا موت یا سو کوڑے ہے لیکن اگر مولوی صاحب کے سامنے کسی زانی کو پیش کیا جاوے۔ اور اس کا جرم ثابت کر دیا جاوے۔ تو کیا مولوی صاحب اسے یہ سزا دینے پر آمادہ ہونگے؟ وہ غالباً یہی جواب دینگے کہ اسے حکومت کے سپرد کر دو۔ اب حکومت کے نزدیک بعض حالات میں زنا کوئی جرم ہی نہیں۔ اور وہ ایسے شخص کو مجرم ہی نہیں گردانتی۔ تو اب مولوی صاحب ایسے قانون کے خلاف کیا زور لگائیں گے۔ یا کیا زور لگا رہے ہیں جو اسلامی عقائد کے صریح خلاف ہے۔ یہاں بھی مولوی صاحب یہی کہہ دینگے کہ یہ امور حکومت سے تعلق رکھتی ہیں۔ تو ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ شرع محمدی کے قواعد کا اطلاق کرنا یا نہ کرنا حکومت کا اختیار ہے۔ اگر حکومت ان قواعد کا اطلاق ایسے اشخاص پر کرتی ہے جو ہمارے نزدیک مسلمان نہیں۔ تو ہمارے نزدیک غلطی کرتی ہے۔ اور جیسے میں نے کہا ہے اس سے بعض قباحتیں بھی پیدا ہوتی ہیں لیکن اس میں دخل دینا یا اس کے خلاف زور لگانا ہر حالت میں ہمارا فرض نہیں۔ البتہ جب ایسی صورت پیدا ہو جائے کہ حکومت کے اس رویہ سے فتنہ پیدا ہوتا ہو یا ہمارے حقوق پر مضر اثر پڑتا ہو تو پھر ہم اسکے خلاف بیشک ہر جائز کوشش کریں گے۔

مولوی صاحب نے میری بحث پر اس رنگ میں اعتراض کیا ہے کہ گویا ہائی کورٹ میں امر متنازعہ فیہ یہ تھا۔ کہ آیا غیر احمدی کافر ہیں یا نہیں۔ حالانکہ بحث تو یہ تھی۔ کہ آیا احمدی مسلمان ہیں۔ یا نہیں۔ چنانچہ جب فریق ثانی کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا کہ احمدی ہمیں کافر کہتے ہیں۔ تو مسٹر جسٹس کرشنن نے یہ جواب دیا کہ ہم یہ طے کرنے کے لئے بیٹھے ہیں کہ آیا احمدی مسلمان ہیں یا نہیں ہم یہ طے نہیں کر رہے کہ آیا غیر احمدی مسلمان ہیں یا نہیں۔ نہ یہ طے کرنے کے لئے بیٹھے ہیں کہ احمدی غیر احمدیوں کو کیا کہتے ہیں۔ تو جب مسئلہ زیر بحث یہ تھا کہ آیا احمدی مسلمان ہیں یا نہیں اور اس پر یہ بحث کی گئی کہ جو تعریف اسلام کی عدالت کرتی ہے اس کے مطابق بھی احمدی مسلمان ہیں۔ جو تعریف فریق ثانی پیش کرے اس کے مطابق بھی مسلمان ہیں۔ اور جو تعریف ہم خود پیش کرتے ہیں۔ اس کے مطابق بھی مسلمان ہیں۔ تو اس میں ہم نے کونسے عقیدہ کو ترک کیا؟ اور اگر ہائی کورٹ نے اپنی ہی تسلیم کردہ تعریف کے مطابق فیصلہ کیا تو اس کا ہمارے عقیدہ پر کیا اثر ہے؟ ہم نے یہ فیصلہ حاصل کرنے کے لئے نہ اسلام کی اصل تعریف کو چھپایا نہ اپنے کسی عقیدہ کو چھپایا۔ نہ کسی عقیدہ کو بگاڑ کر یا ترمیم کر کے پیش کیا۔

تحفہ ویلز پر بغداد ٹائمز کا ریویو

بغداد ٹائمز اپنی ۱۵ جولائی ۱۹۲۲ء کی اشاعت میں تحفہ شہزادہ ویلز کے متعلق لکھتا ہے۔

"مقامی جماعت احمدیہ کے سکرٹری کی طرف سے ہمیں ایک کتاب پہنچی ہے۔ جو تالیف کیسے بطور تحفہ ہز رائل ہائینس پرنس آف ویلز کو ان کی سیاحت ہند کے دوران میں قائم مقامان جماعت احمدیہ کی طرف سے دی گئی ہے۔ یہ کتاب جو کہ بہت عمدگی سے تیار کی گئی اور آرٹ پیپر پر چھاپی گئی ہے۔ صفائی کے ساتھ سلسلہ احمدیہ کی تاریخ پر روشنی ڈالتی ہے اور اس کی شان اور تعلیم کو صاف اور عمدہ طریق سے ظاہر کرتی ہے۔ تمہید جس میں پرنس آف ویلز کو مخاطب کیا گیا ہے۔ بتاتی ہے کہ کتاب کا خرچ جماعت کے ۲۲۰۸۴ افراد سے جمع کیا گیا ہے۔ اور بوجہ اس وقت کی کمی کے جو اس کتاب کی تیاری کے لئے تھا۔ جماعت کے دوسرے ممبر اس کی تیاری کے خرچ میں حصہ نہ لے سکے۔

یہ چھوٹی سی کتاب ان لوگوں کے لئے بہت مفید ثابت ہوگی۔ جو سلسلہ احمدیہ سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ کتاب کے متعلق ہم مطلع کرتے ہیں کہ مغربی بغداد کے مقامی سکرٹری سے مل سکتی ہے"

اسی اخبار نے ولایت کے ایک اخبار سے جس کا ترجمہ انشاء اللہ آئیندہ دیا جائیگا۔ سلسلہ کے متعلق ایک مفصل مضمون شائع کیا ہے اسی طرح ہمارے لنڈن مشن کے متعلق بھی کبھی کبھی خبریں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ بغداد کو چاہئیے کہ اخبار مذکور کو سلسلہ کے صحیح اور مفصل حالات اور ضروری معاملات سے آگاہ کرتے رہا کریں۔ تاکہ وہ اپنے ناظرین کو جنہیں سلسلہ احمدیہ سے تعارف ہو چکا ہے۔ حالات سلسلہ سے آگاہ کر سکے۔

مکتوبات امام علیہ السلام

(مرسلہ مولوی رحیم بخش صاحب ایم ۔ اے ۔)

مشکلات میں صبر

ایک صاحب نے حضرت اقدس خلیفۃ المسلمین کی خدمت میں تحریر کیا ۔

غیر احمدی لوگ مجھے سخت تکلیف دے رہے ہیں ۔ میری دکان کو بھی بائیکاٹ کر دیا ہوا ہے ۔ جس سے میرا ذریعہ معاش بند ہو گیا ہے ۔ میرے گھر پر آ کر مجھے ڈراتے اور دھمکاتے ہیں تاہم صبر سے بیٹھا ہوں ۔ میرے لئے دعا فرماویں ۔

اس کے جواب میں حضرت اقدس نے تحریر کروایا ۔ کہ دعا کرونگا ۔ آپ صبر سے کام لیویں ۔ چند دن میں ان کے جوش ٹھنڈے ہو جاویں گے ۔ اور اللہ تعالیٰ آپ کو فتح دیگا "

نور محمدی

ایک صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام کی خدمت اقدس میں عریضہ تحریر کیا جس میں یہ مسئلہ برائے دریافت عرض کیا ۔ کہ

غیر احمدی اس بات کے قائل ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قبل اس کے کہ کوئی فلک یا ملک یا کوئی اور چیز پیدا کرتا ۔ نور محمدی کو پیدا کیا ۔ اور دوئم یہ کہ رسول کریم کا نور شکل طاؤس یا طوطے کے تھا ۔ اور وہ چالیس ہزار سال کے بعد پانی سے نکلا ۔ اور اس نے پروں کو جھاڑا پھر اس سے ایک لاکھ چوبیس ہزار قطرے گرے ۔ ان قطروں سے وہ نبی پیدا ہوئے جو کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار ہیں ۔ میں اس مسئلہ کا قائل نہیں حضور کیا فرماتے ہیں ۔

اس کے جواب میں حضور نے فرمایا " یہ باتیں غلط روایات کی بنا پر لوگوں میں مشہور ہیں ۔ باقی نور محمدی اس میں کوئی شک نہیں ۔ کہ پہلے بنا ۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے انسان کو جب محمد صلعم جیسا انسان پیدا ہونے کی قابلیت رکھی تب اسے پیدا کیا ۔ پس اس لحاظ سے وہ پہلے بنا تھا "

انسانی کمزوریاں

ایک صاحب نے بحضور حضرت اقدس تحریر کیا کہ میں اپنی موجودہ ملازمت میں امین نہیں رہ سکتا ۔ اور بعض دیگر کمزوریاں بھی لاحق ہیں ۔ کیا کروں ۔

اس کے جواب میں حضور نے تحریر فرمایا " انسان میں کمزوریاں ہوتی ہیں ۔ لیکن بعض کمزوریاں ایسی ہوتی ہیں ۔ جو جذبات سے تعلق نہیں رکھتیں ۔ جن کو انسان زیادہ آسانی کے ساتھ دبا سکتا ہے ۔ آپ کی کمزوری بھی میرے نزدیک ایسی ہی ہے ۔ ایسی کمزوری کے مٹانے کی انسان اگر کوشش نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی بہت ہوتی ہے ۔ اس لئے آپ گذشتہ کی تلافی کریں ۔ اور آئندہ کے لئے عہد کر لیں ۔ کہ یہ کام کبھی نہیں کریں گے ۔ اگر برداشت نہ ہو سکے ۔ تو بے شک ملازمت چھوڑ کر کسی اور علاقہ کی طرف چلے جاویں "

وفات یافتہ کو فائدہ

ایک صاحب نے حضرت اقدس کے حضور بذریعہ عریضہ تحریر کیا ۔ کہ

میں اپنے فوت شدہ احمدی والدین کے لئے کیا کر سکتا ہوں ۔ جس سے ان کو فائدہ پہنچے ۔

حضور علیہ السلام نے اس کے جواب میں فرمایا ۔

" صدقہ و خیرات جو ان کی خاطر کیا جائے ۔ اس سے ان کو فائدہ پہنچتا ہے "

اسوۂ رسول کریم

حضور کی خدمت میں ایک امام مسجد نے جو غیر احمدی ہیں تحریر کیا ۔ کہ

اہل اسلام کے تمام فرقوں میں چار رکعت نماز ادا کی جاتی ہے ۔ مگر قرآن شریف کی کسی آیت سے ایسا کرنا ثابت نہیں ہوتا ۔ نیز ہاتھ باندھنا ۔ مچھلی بلا تکبیر یعنی مردہ کا گوشت کھا لینا اور نماز میں دو رکعت یکبارگی پڑھنا اور وتر وغیرہ میں ان کا ثبوت قرآن سے چاہتا ہوں ۔ امید ہے جواب دیکر مشکور فرما دیں گے ۔

اس کے جواب میں یہ لکھا گیا کہ " ان باتوں کا ثبوت قرآن شریف سے یہ ہے ۔ (۱) ولکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ (۲) قل ان کنتم تحبون اللہ الخ ۳ ۔ ما اتاکم الرسول فخذوہ ۔

تاش کھیلنا

ایک صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی سے تاش کھیلنے کے متعلق دریافت کیا ۔

حضور نے لکھوایا " میں اس کھیل کو حرام تو نہیں کہہ سکتا ۔ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یا یہ تھی ہی نہیں ۔ یا آپ کو اس کی اطلاع نہ تھی ۔ کیونکہ حدیثوں میں اس کا ذکر نہیں ۔ لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں ۔ کہ وقت کے ضائع کرنے میں سب سے زیادہ حصہ اسی کا ہے ۔ دوسرے اس کے برا سمجھنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ جو کام کرنیوالے لوگ ہوتے ہیں ۔ وہ اپنے کام میں لگے رہتے ہیں ۔ اور ہمیشہ یا اکثر جن لوگوں کو اس کی عادت ہوتی ہے ۔ ان کو آوارہ لوگوں کی صحبت میں رہنا پڑتا ہے ۔ اس لئے یہ ان کی تباہی کا موجب بن جاتی ہے ۔ پس کیا بلحاظ اس کے کہ یہ توجہ کو بہت ہی زیادہ اپنی طرف کھینچ لیتی ہے ۔ اور کیا بلحاظ اس کے کہ انسان کو اس کے ذریعہ سے نہایت ہی گندی اور خطرناک صحبت کو اختیار کرنا پڑتا ہے ۔ کم سے کم اکثر لوگوں کے لئے یہ بمنزلہ حرام ہی کے ہے ۔ بعض کو اس لئے اس سے مستثنا کرتا ہوں ۔ کہ بادشاہ یا امیروں کے حلقہ میں ایسے لوگ بھی موجود ہوتے ہیں ۔ جو صرف ان کے پاس بیٹھنے کے لئے ہوتے ہیں ۔ ان کو بعض وجہ سے گندی صحبت اختیار کرنا نہیں پڑتی ۔

قبولیت دعا

ایک صاحب کے سوال کے جواب میں حضور نے لکھوایا ۔ کہ آپ کے سوال کا جواب یہ سمجھئے ۔ اللہ تعالیٰ رحیم کریم

اور قدرت والا ہے۔ اس کی ذات پاک میں کوئی بخل نہیں نہ کوئی تنگی ہے۔ درحقیقت بعض سوالات بندہ ایسے کرتا ہے جو کہ اس کے حق میں مضر ہوتے ہیں۔ اور بعض کو جلدی مانگتا ہے۔ حالانکہ اس کا ملنا دیر کے بعد ان کے حق میں مفید ہوتا ہے۔ بعض دعائیں آخرت کے لئے رکھی جاتی ہیں۔ خدا کے برگزیدہ بندے جب دعا کرتے ہیں۔ اور کسی کے لئے سوال کرتے ہیں۔ تو عالم الغیب نہیں ہوتے۔ اور ان کو یہ پتہ نہیں ہوتا کہ یہ دعا جو یہ شخص منگواتا ہے۔ اس کے حق میں مضر ہے اس لئے وہ دعا قبول نہیں ہوتی۔ اس لئے نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تنگی اور بخل ہوتا ہے۔ بلکہ اس لئے کہ اس بندہ کے حق میں مضر ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا تھا۔ اجیب کل دعائک الا فی شرکائک۔ یعنی جو دعا تو اپنے شریکوں کے لئے مانگیگا اس کے سوائے سب دعائیں تیری قبول کرونگا۔ خدا کے برگزیدہ بندے اپنے دشمنوں پر بھی مہربان اور رحیم ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کے لئے دعا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارحم الراحمین ہے۔ وہ خوب جانتا ہے۔ کہ ایسے معاندوں سرکشوں کے حق میں حقیقی بہتری کیا ہے۔ بغیر سزا دہی کے وہ ہدایت کی طرف نہیں آئینگے۔ اور اگر یہ ان کی مرادیں پوری کر دی گئیں۔ تو وہ سرکشی میں اور ترقی کرینگے۔ اس لئے وہ سوال ان کے پورے نہیں کئے جاتے۔

نیز برگزیدہ مزکی اور پیارے بندے اپنی سب خواہشات کو خدا کی رضا میں فنا کر چکتے ہیں۔ اس لئے ان کی سب دُعائیں اور مرادیں اللہ کی رضا میں ہوتی ہیں۔ ان کو ساری دعاؤں کی قبولیت کی بشارت ملتی ہے۔

مولوی محمد علی صاحب کا قادیان سے جانا

"مولوی محمد علی صاحب قادیان سے چلے گئے۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کا الہام انی معک و مع اھلک پورا ہوا۔ اور باوجود ان کے رسوخ اور جماعت کے کاموں پر تسلط کے خدا تعالیٰ نے میرے جیسے ناتواں و ضعیف انسان کے مقابلہ میں ان کو نیچا دکھایا۔"

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی

جمہوریہ فرانس کا قومی تہوار

حکومت فرانس کو

مُبلّغ اسلام کی مبارکباد اور تبلیغی خط

۱۴ر جولائی کو حکومت فرانس قومی دن کے طور پر مناتی ہے۔ اس تقریب پر جناب صوفی حافظ غلام محمد صاحب بی اے مبلغ اسلام نے فرانس کے قنصل متعینہ پورٹ لوئی کی معرفت جمہوریہ فرانس کی طرف حسب ذیل خط لکھا۔

جناب! میں دنیا بھر کے احمدیوں کی طرف سے بوساطت آنجناب حکومت فرانس کو بموقع ۱۴ر جولائی مبارکباد دیتا ہوں۔ جو کل وقوع پذیر ہوگی۔ جو کہ ۱۴ر جولائی ۱۷۸۹ء کی یادگار ہے۔ جس تاریخ کو باسٹیل قید خانہ عوام کے ہاتھ میں آگیا تھا۔ اور ظلم کا سر کچلا گیا تھا۔ یہ حکومت فرانس کی موجودہ شکل کا آغاز تھا۔ پس پھر ۱۴ر جولائی ہمارے دلوں میں آزادی۔ حقوق انسانی اور اخوت کے وہی جذبات تازہ کرتی ہے۔ جو کہ ۱۴ر جولائی ۱۷۸۹ء کو فرانس کے عوام کے دلوں میں موجزن تھے۔ اور جو کہ حکومت کی بہترین شکل کی طرف لے گئے۔ جس میں کہ حقوق انسانیہ کی خوب حفاظت کی گئی ہے۔

چودہ کے عدد سے مجھے بھی خاص محبت ہے۔ اسلئے کہ حضرت موسیٰ کے بعد چودھویں صدی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے لئے بھیجا گیا اور بعینہٖ اسی طرح احمد قادیانی کو محمد صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے بعد چودھویں صدی میں تمام دنیا کی رہنمائی کے لئے بھیجا گیا ہے۔ احمد، محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا چودھواں خلیفہ ہے۔ جیسا کہ عیسیٰ، موسیٰ علیہ السلام کا۔ ہر دو مسیح اپنے قانون لانے والے نبیوں کے پورے معنوں میں خلیفے تھے جیسا کہ چودھویں کا چاند سورج کا خلیفہ کامل ہوتا ہے پس عدد چودہ مبارک عدد ہے۔ اور ۱۴ر جولائی تاریخ فرانس میں فرانس کے لئے آزادی کی برکت لائی ہے۔ اور میں بھی اس تاریخ خوشی مناتا ہوں۔ کیونکہ فرانس نے دنیا کی انسانیت کے سامنے حقوق انسانیہ کی حفاظت کے لئے ایک مبارک مثال پیش کی۔ اور ان پر ایک روشنی ڈالی۔ جو کہ پہلے بالکل تاریک و تار حالت میں تھے۔ پس اس تاریخ روشنی علم اور امن کا زمانہ شروع ہوا۔

مجھے امید ہے کہ ہمارے دلی جذبات حکومت فرانس کے شکریہ کے لئے کہ اس نے حفاظت حقوق انسانیہ میں فیاضانہ طور پر ایک زبردست نمونہ ظاہر کیا ہے۔ اور خصوصاً اہل اسلام کے لئے پیرس میں کہ عین دریا میں ایک مسجد بنانے میں ایک معتدبہ رقم سے امداد کر کے ایک اسوہ حسنہ قائم کیا ہے۔ ایک دفعہ اور براہ مہربانی حکومت فرانس کے حضور پہنچائے جائینگے۔

میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس خط کے لئے جو اعلان مسلمانان پیرس کے ساتھ مجھے ۷ر جون گذشتہ کو بھیجا گیا تھا۔

آپ کی خاص توجہ کا امیدوار

میں ہوں آپ کا وفادار خادم

حافظ غلام محمد احمدی

اس کے جواب میں قنصل فرانس نے اپنا ملاقاتی کارڈ بھیجا۔ جس پر لکھا تھا۔ صداقت بھرے شکریوں کے ساتھ آپ کے پیارے مکتوب کے جواب میں جو ۱۴ر جولائی کے قومی تہوار کے موقعہ پر آپ نے بھیجا۔

آپ کا مخلص۔ یوپس جی کورتھیال۔ قنصل فرانس

انجمن احمدیہ ماریشس کا "دارالسلام"

انجمن احمدیہ ماریشس نے حال میں ایک مکان برائے نماز و مکتب چھ ہزار روپیہ قیمت پر خریدا ہے۔ نصف قیمت ادا کر دیگئی ہے اور نصف کچھ عرصہ میں دے دی جائیگی۔ اس کا نام "دارالسلام" رکھا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ اسے سلامتی کا گھر بنائے۔ جماعت مذکور جس اخلاص اور ہمت سے کام لے رہی ہے۔ وہ ایک نمونہ ہے دوسری جماعتوں کیلئے۔ خدا تعالیٰ ان لوگوں کی ہمتوں میں برکت اور اجر عظیم عطا فرمائے۔

جناب صوفی غلام محمد صاحب بی اے اور مولوی عبید اللہ صاحب دو الگ الگ مقامات پر تبلیغ اور جماعت کی تعلیم و تربیت میں

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

"ہماری آئندہ نسل ہم سے زیادہ جوشیلی ہو۔ اور ہماری پوری قائم مقام ہو"

برادران۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بارہا اس امر کی تاکید کی ہے۔ کہ وہ روشنی جو ہم نے پائی ہے۔ دوسروں تک پہنچا دیں۔ اور ہرگز نہ تھکیں جب تک ساری دنیا میں مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سورج کی کرنیں نہ صرف میدانی علاقوں میں پھیلیں۔ اور کوہستانوں پر چمکیں۔ بلکہ گھنے جنگلوں میں اور پہاڑوں کی غاروں میں پہنچ جاویں۔ اور ہر ذرہ کو روشن کر دیں۔ ظاہر ہے کہ یہ کام ہماری زندگی تک محدود نہیں۔ بلکہ ہماری نسلوں کو بھی اس میں حصہ لینا ہوگا۔ لیکن اگر آنے والی نسلیں معلومات دینی میں نابلد۔ سلسلہ احمدیہ کی حقیقت سے ناواقف اور سچی اسلامی روح سے بے بہرہ ہوں۔ تو ہم اس فرض کی ادائگی سے قاصر رہیں گے۔ جو ہمارے کندھوں پر رکھا گیا ہے۔ یا ہم نے رکھ لیا ہے۔ اس غرض کے لئے کہ ہمارے بچے ہمارے بعد ہمارے پورے قائم مقام ہوں۔ ان کو دین کی غیرت ہو۔ اسلام کی اشاعت کی تڑپ ہو۔ اور ہم سے زیادہ جوشیلا ہو یہ اسی صورت سے ہو سکتا ہے کہ بچپن ہی سے ان کی تعلیم و تربیت اسی مقصد کے ماتحت کی جاوے۔ کیونکہ بچپن کے زمانہ میں انسانی دل ایک صاف تختی کی طرح ہوتا ہے۔ جو ہر قسم کا اثر قبول کرنے کو طیار ہوتا ہے۔ اور جو نقش اس پر کیا جاوے وہ دیر تک قائم رہتا ہے۔ اور کوئی چیز اسکو مٹا نہیں سکتی۔ الا ماشاء اللہ اسی غرض کو مد نظر رکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قادیان میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کی بنیاد ڈالی تھی۔ چنانچہ حضور ان الفاظ میں مدرسہ کا فائدہ بیان فرماتے ہیں۔

"قادیان میں ایک مدرسہ کھولا گیا ہے۔ اس سے فائدہ یہ ہے کہ نوعمر بچے ایک طرف تو تعلیم پاتے ہیں۔ اور دوسری طرف ہمارے سلسلہ کے اصولوں سے واقفیت حاصل کرتے جاتے ہیں۔ اس طرح سے بہت آسانی سے ایک جماعت طیار ہو جاتی ہے"

پھر فرماتے ہیں

"یہ مدرسہ بڑے برکات کا موجب ہوگا۔ اور اس کے ذریعہ سے ایک فوج نئے تعلیم یافتوں کی ہماری طرف آ سکتی ہے"

پس وہ جماعت جو آئندہ نسل سے دنیوی تعلیم کے ساتھ سلسلہ کے اصولوں سے واقفیت حاصل کر کے ہماری پوری قائم مقام ہو یا وہ فوج نئے تعلیم یافتوں کی جو سلسلہ حقہ میں پورے طور سے داخل ہو سکتی ہے۔ وہ قادیان کے مدارس میں خاص تعلیم و تربیت کے ماتحت پیدا ہو سکتی ہے۔ علاوہ اس امر کے کہ بچے نیک استادوں کے ماتحت تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ ان کی جسمانی اخلاقی اور روحانی حالت کی خاص طور سے نگرانی کا انتظام ہے۔ قادیان کے نیک اثر سے بھی [illegible] ہدی بخش مقامی نشانات سے بچوں کے اندر اندر ہی اثر کرتے رہتے ہیں۔ بچے مستفید ہوتے ہیں سلسلہ کے بزرگوں سے تعلقات اور ان کے وعظ و نصائح سے اور خصوصیت سے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے موثر لیکچرات اور خطبات اور درس قرآن کریم سے مستفیض ہوتے ہیں۔ غرض ایسی تعلیم و تربیت دی جاتی ہے کہ بچے شعائر اسلام کے پابند ہوں۔ سلسلہ احمدیہ کی حقیقت سے آگاہ ہوں۔ بدی سے نفرت کرنے والے نیکی سے پیار کرنے والے ہوں۔ اور یہ کہ سچی اسلامی روح ان میں پیدا ہو جیسی یقین ہے کہ ابتدائی عمر میں سچی اسلامی روح کا بیج ان کے اندر لگنے کے بعد وہ جوان ہونگے۔ تو وہ اس منشاء کو پورا کر سکتے ہیں جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا ہے

مجھے اس امر کو یہاں بیان کرنے کی ضرورت نہیں کہ اس مدرسے سے فیض حاصل کرنے کے باعث کس قدر نوجوان نئی تعلیم یافتہ ہمارے سلسلہ سے پکا اور مضبوط تعلق رکھتے ہیں۔ اور کتنے ہیں جو مختلف حیثیتوں سے سلسلہ کی خدمت کرتے رہتے ہیں اور کتنے زندگی وقف کر کے خدمت اسلام جو ان کے سپرد ہو اسے بجا لانے کی آرزو رکھتے ہیں۔ ہاں یہ عرض کرتا ہوں کہ زیادہ تعداد پیدا کرنی حضرت آپ صاحبان کے ہاتھ میں ہے۔ مدرسہ اور بورڈنگ ہاؤس کی عالیشان عمارت کیلئے ہزاروں روپیہ آپ نے خرچ کیا ہے۔ مگر اس میں اسقدر طالبعلم آپ نے مہیا نہیں کئے جو ان کی شان کے شایاں ہوں۔ مدرسہ میں آٹھ سو سے دو ہزار تک طلباء ضروری تھے۔ مگر ہیں پانسو سے کچھ اوپر۔ اسی طرح بورڈنگ ہاؤس میں دو سو سے زائد ہونے چاہئیں تھے۔ مگر موجودہ صورت میں سو سے کچھ زائد ہیں۔ غرض سکول کا پورا فائدہ نہیں ہو سکتا۔ جب تک جماعت کے احباب اس سکول میں اپنے بچے پڑھنے کیلئے نہ بھیجیں۔ یہاں میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا ارشاد نقل کرتا ہوں۔ حضور فرماتے ہیں

"میں اپنے احباب سے امید کرتا ہوں۔ کہ وہ پچھلی بے پرواہی کو ترک کر کے آئندہ اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں گے۔ اور نہ صرف اپنے بچوں کو قادیان بھیجینگے۔ بلکہ دوسرے لوگوں میں تحریک کریں گے۔ تاکہ مدرسہ تعلیم الاسلام کی اصل غرض پوری ہو۔ اور حضرت مسیح موعود کی منشاء کی تکمیل ہو"

اس جگہ اس بات کا ذکر کر دینا خالی از فائدہ نہ ہوگا کہ مدرسہ کی تعلیمی حالت ان مشکلات کا اندازہ کرتے ہوئے جو نئے بیرونی طلباء کی وجہ سے پیش آتے ہیں۔ بہت اچھی ہے۔ اس سال امتحان یونیورسٹی میں ۳۳ میں ۲۶ پاس ہوئے۔ اور بچوں کی تربیت کا انتظام اس سے بہتر کہیں نہیں ہو سکتا۔ فیس مدرسہ بھی زیادہ نہیں۔ سرکاری سکولوں سے سستی ہے۔ صرف اخراجات بورڈنگ۔ جو بوجہ گرانی و قحط سالی زیادہ ہو گئے ہیں۔ ان کے باعث بعض احباب متامل ہونگے۔ گو اس میں شک نہیں کہ گھر کے اخراجات کے مقابلہ میں تو یہاں زیادہ ہونگے۔ مگر اب اس طرف خصوصیت سے توجہ کیگئی ہے۔ اور امید ہے ماہواری خرچ میں خاطر خواہ فرق ہوگا۔ ہاں بڑی دقت جو پیش آتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ والدین یا گارڈین ماہواری خرچ پیشگی نہیں بھیجتے۔ بقایا رہنے کی صورت میں بہت نقصان ہوتا ہے دوم بچوں کو براہ راست خرچ بھیجتے ہیں جس سے ان کی عادات درست کرنے میں مشکلات بڑھتے ہیں۔ خرچ وغیرہ کے معاملہ میں جب تک سپرنٹنڈنٹ صاحب کی تصدیق نہ ہو۔ ان کی خط و کتابت تسلیم نہ کی جاوے۔ بہتر ہو کہ منتظمین کو شروع میں بتا دیا جاوے کہ اس قدر ماہوار میں بچے کو رکھنا ہے۔ اور ہر بات بچوں کے دل میں ذہن نشین کر دیجاوے۔ تاکہ شکایت کا موقعہ نہ ملے۔ اور یہ کہ ہماری تعلیم و تربیت کے قواعد کے ماتحت لازماً رہنا ہوگا۔ اگر والدین لباس کا اختیار منتظمین کو دیدیں تو تمام طلباء میں سادگی پیدا کرنے میں آسانی ہو۔ اور اخراجات میں کفایت۔ جہاں تک ہو سکے بچوں کو اس مدرسہ میں پہلی مڈل کی جماعت سے ضرور داخل کرا دینا چاہئیے کہ چھوٹی عمر میں داخل کرانے سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ انٹرنس تک ان کی تعلیم و تربیت اس طرز پر آسانی سے کیجا سکتی ہے جیسا کہ منشاء ہے۔ بعد میں آنیوالے طلباء کی گو ہر طرح سے نگرانی اور خدمت کیجاتی ہے۔ مگر زیادہ عمر ہو جانے کے باعث۔ یا بعض بد عادات میں پڑ جانے کے باعث وہ مقاصد اعلیٰ کو بالعموم پورا کرنے والے نہیں ہوتے۔

الغرض ضرورت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی منشاء کی تکمیل کیلئے اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے ارشاد کی تعمیل

قرآن کریم پر آریہ مسافر کے اعتراضات کے جواب

۲۳ ستمبر ۱۹۲۲ء کے پرچہ میں آریہ مسافر کے سات اعتراضات کے جواب چھپ چکے ہیں۔ ذیل میں آٹھویں اعتراض سے جواب دیئے جاتے ہیں۔

اعتراض نمبر ۸ } نزول قرآن کے وقت عربی کے علاوہ اور زبانیں رائج تھیں۔ اگر اس زمانے میں خدا کی طرف سے الہام اترتا۔ تو اور زبانوں میں بھی اترتا۔ کیا خدا کو دیگر زبانیں نہ آتی تھیں۔ اگر کہو کہ ان میں ترجمہ ہو سکتا تھا۔ تو عربی والے معنے اور تعلقات ہو بہو دیگر زبانوں میں ماننے پڑینگے۔ ورنہ قرآن کا عرب کی سرزمین میں مقید ہونا لازمی ہوگا۔

جواب۔ چونکہ عربی زبان ام الالسنہ ہے۔ اسلئے دیگر زبانوں کو ضمناً عربی میں شامل کر لیا گیا۔ کیونکہ کوئی شاخ اپنی جڑ سے علیحدہ نہیں ہوتی۔ رہا یہ کہ اگر ترجمہ ہو۔ تو پھر اور زبانوں میں ان معانی و تعلقات کا پایا جانا لازم آیا۔ معترض کو یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ ہمارا تو یہ دعویٰ ہے۔ کہ عربی زبان ہی مفردات سے جو کام لیا جاتا ہے۔ دیگر زبانوں میں اس کی جگہ بغیر مرکبات کے کام نہیں چلتا۔ اسی طرح اور بھی چند ایسے یکتا اوصاف ہیں۔ جن سے دیگر زبانیں محروم ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تحت اللفظ ترجمہ سے عربی مفہوم ادا نہیں ہو سکتا۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے۔ کہ ایک عربی لفظ کو مفہوم یا مرکب کسی غیر زبان میں سمجھایا جا سکے۔ مثلاً عربی میں لفظ رحمٰن ہے۔ اردو میں اس کے معنے ہم یوں کہ سکتے ہیں وہ ذات جو بلا مبادلہ رحم اور بخشش کرے۔

پس ترجمہ کرنے کے لئے تب عربی کے روابط اور تعلقات کا غیر زبانوں میں ماننا لازم آتا ہے۔ جبکہ مفردات بمقابلہ مفردات ہوں۔ لیکن جب ایسا نہیں۔ تو اعتراض فضول ہے۔ اور خدا غیر زبانوں میں بھی الہام کرتا ہے جیسا کہ حضرت مرزا صاحب کو فارسی۔ اردو۔ انگریزی۔ ہندی میں بھی الہام ہوئے۔

اعتراض نمبر ۹ } قرآن کا الہام عرب دیش کی خاص وقت کی خرابیوں کے سبب سے ضرورۃً بتایا جاتا ہے۔ لیکن اول تو کلام الٰہی کا ملک اور وقت کی قید سے آزاد ہونا بھی لازمی ہے۔ بفرض محال ایسا ہو تو غیر ملکوں پر اسے کیوں ٹھونسنے کی کوشش کی جاتی ہے دوسرے ملکوں میں دوسری خرابیوں کے لئے ضرورت الہام کیوں منقطع ہے یا خدا میں الہام دینے کی طاقت سلب ہو جاتی ہے۔ یقیناً خدا ایسا متعصب اور طرفدار نہیں ہو سکتا۔

جواب ۱۔ وید کے متعلق آریوں کا عقیدہ ہے کہ تبت میں نازل ہوئے۔ ہم پوچھتے ہیں۔ ویدک الہام کا تبت میں بلا ضرورت اترنا کیوں ضروری بتایا جاتا ہے۔ بالفاظ مسافر اول تو کلام الٰہی کا ملک اور وقت کی قید سے آزاد ہونا بھی لازمی ہے۔ بفرض محال ایسا ہو تو پھر غیر ملکوں میں وید کو کیوں دھکیلا جاتا ہے۔ پھر دوسرے ملکوں میں دوسری خرابیوں کے لئے ضرورت الہام کیوں بند ہے۔ کیا پرمیشر میں طاقت الہام سلب ہو گئی ہے۔ ویدوں کے بعد ایک لفظ بھی نازل نہیں کر سکتا۔ کیا آریہ مسافر کے پاس اس کا کوئی جواب ہے؟

اب قرآن مجید کے متعلق سنئے۔ قرآن مجید صرف عرب کی خرابیوں کی وجہ سے نہیں بلکہ اس لئے اترا کہ ظهر الفساد فی البر والبحر۔ تمام دنیا خواہ ہند ہو یا چین جاپان ہو یا روس۔ سب میں ظلمت اور تاریکی ہو جانے کی وجہ سے اترا۔ چنانچہ قرآن کا دعویٰ ہے کہ میں ساری دنیا کے لئے آیا ہوں۔ فرمایا:۔ قل یا ایها الناس انی رسول الله الیکم جمیعا۔ ہاں البتہ وید کا نہ یہ دعویٰ ہے اور نہ ہی ہو سکتا ہے۔ کیونکہ وید اس قابل ہی نہیں۔ پھر ہم کب سلسلہ الہام کو بند سمجھتے ہیں۔ قرآن کا تو دعویٰ ہے کہ ان الذین قالوا ربنا الله ثم استقاموا تتنزل علیهم الملائکة۔ کہ ہمیشہ صاحب استقامت لوگوں پر فرشتوں کا نزول ہوتا ہے۔ اور مکالمہ الٰہیہ سے وہ لوگ مشرف کئے جاتے ہیں۔ اور نیز ہم مانتے ہیں کہ ان من امة الا خلا فیها نذیر۔ کہ ہر قوم میں ایسے لوگ ہوئے جن پر خدا الہام نازل کرتا رہا۔ اور اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود پر نازل کیا۔ یہ تو آریوں کا ہی عقیدہ ہے کہ وید کے بعد کوئی الہام نازل نہیں ہوا۔ اور نہ ہو سکتا ہے۔ اسلئے آریہ مسافر کا فرض ہے کہ بتائے اب پرمیشور سے گیان کی طاقت کیوں سلب ہو گئی؟

اعتراض نمبر ۱۰ } کلام الٰہی انسان کی رہنمائی کے لئے مکمل علم کا اظہار کرتا ہے۔ وہ علم سوائے روح کے کسی کو مل نہیں سکتا۔ قرآن اگر کلام الٰہی ہوتا تو اس کا پرکاش روح میں ہوتا۔

جواب:۔ یہ اعتراض معترض کی جہالت کا ثبوت ہے۔ کون کہتا ہے۔ کہ قرآن کا علم روح سے تعلق نہیں رکھتا۔ قرآن کا تو دعویٰ ہے۔ نزله علیٰ قلبک کہ قرآن کا نزول محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلب پر ہوا۔ اور فرمایا کہ اس تعلیم کے عالم و عامل ہمیشہ روحانی لوگ ہونگے۔ اور ان کو ہی اس کا حقیقی علم ملتا ہے۔ جن کے سردار سیدنا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جیسے فرمایا:۔ لا یمسه الا المطهرون۔ کہ روحانی لوگ ہی اس کا علم حاصل کر سکتے ہیں۔ پس یہ اعتراض باطل ہے۔

اعتراض نمبر ۱۱ } علم نام ہے حقیقی اصولوں کا یہ بہتا ہے اس علیم کل خدا میں۔ انسانی علم محض نیمتی علم ہے۔ یہ مادی محسوسات تک محدود ہے۔ لیکن حقیقی علم مکمل ہے۔ اس کا حصول خدا کے حضور میں ہی روح کو ہوتا ہے لیکن قرآن انسانی علم کی یادداشتوں کا مجموعہ ہے۔ اسلئے ربانی نہیں۔

جواب:۔ معترض نے اپنی کم عقلی سے یہ کہدیا کہ قرآن انسانی یادداشتوں کا مجموعہ ہے۔ قرآن مجید کا تو یہ دعویٰ ہے:۔ شهر رمضان الذی انزل فیه القرآن هدی للناس وبینٰت من الهدیٰ والفرقان۔ کہ قرآن مجید کامل ہدایت اور براہین لیکر آیا ہے۔ وید کی طرح بلا دلیل بات منوانا اس کا شیوہ نہیں۔ بلکہ جو بات کہیگا یا جو دعویٰ کریگا۔ اس کے دلائل عقلی و نقلی بھی ساتھ بیان کریگا۔ اور باقی جو سفلہ طبع انسانوں کی نظر میں قصہ اور یادداشتیں نظر آتی ہیں۔ قرآن مجید نے ان سب کو پیشگوئیاں قرار دیا ہے۔ [illegible] لقوم یعقلون۔

پھر قرآن مجید میں جو انبیاء و اصفیاء کے نام آتے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کی صفت شاکر کے ماتحت ہیں۔ کیونکہ ہمارا خدا محدود ملکی دیگر ذلیل و رسوا کرنے کا عادی نہیں۔ اور ان کی غرض بھی خود اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی۔ کہ وکلا نقص علیک من انباء الرسل ما نثبت به فؤادک وجاءک فی هذه الحق وموعظة وذکریٰ للمتقین۔ یہ احوال انبیاء پیشگوئی کے رنگ میں بیان ہیں۔ اور ان میں حق ہے۔

اور نصیحت اور وعظ ہے۔ اپنا بچاؤ کرنے والوں کے لئے۔ اور کسی عقل مند سے مخفی نہیں کہ وعظ کے وقت پہلے لوگوں کے حالات سے جو اثر ہوتا ہے۔ وہ خشک وعظ سے نہیں ہو سکتا۔ اسی لئے وید کے بنانے والے نے بھی کہا ہے۔ "جس طرح صاحب عقل و دانش سواریوں میں آگ اور پانی سے کام لیتے ہیں۔ ہم کو بھی ایسا کرنا چاہیئے" (دیکھو سکاند ۱۲) پس اس فطرتی طریقہ وعظ پر اعتراض کرنا اگر محض تعصب نہیں تو اور کیا ہے۔

اعتراض نمبر ۱۲ } اصولی اور حقیقی علم قرآن میں مطلقاً نہیں۔ مادی چیزوں کو لیں۔ تو پانی آگ کی تعریف اس میں نہیں۔ تب ریل۔ تار۔ جہاز وغیرہ کے علوم کیا خاک مل سکتے ہیں۔ روح کیا ہے۔ کس طرح یہ خدا کو دیکھ سکتا ہے۔ کس طرح نجات پا سکتا ہے۔ کسی مضمون کا علم نہیں دیا گیا۔ صرف کمزور انسانوں کو حور و غلمان کا لالچ دیکر اپنی ہر بات کو صحیح تسلیم کروانے اور اپنی عقل کو ضعیف الاعتقادی کے ہاتھوں بیچ دینے کی ترغیب ہے۔ رہا خدا اس کو انسان کی طرح ہر وقت بدلنے والا۔ غصے و خوشی کے جذبات کا شکار ہونیوالا ظاہر کیا ہے۔ اس کو ساتویں آسمان پر متمکن مانا ہے۔

جواب :- کیا اصولی اور حقیقی علم اگر قرآن میں نہیں۔ تو وید میں ہے۔ جو تمام عالم کی کائنات کے خالق و مالک کو اس کی ملکیت سے جواب دیتا ہے۔ اور جو جا بجا اگنی اور وایو سے دعا مانگنے کی ترغیب دیکر انسان کو منبع فیوض سے برگشتہ کرنا چاہتا ہے۔

جناب کو اعتراض ہے کہ قرآن میں مادی اشیاء کی تعریف وغیرہ نہیں۔ مگر یاد رہے۔ کہ چونکہ قرآن روحانی کتاب ہے اس لئے ایسا کرنا اس کی شان سے بعید تھا۔ اور یہ صرف وید جیسی مادی کتاب کا ہی کام تھا۔ باقی قرآن مجید نے یہ پیشگوئی ضرور فرمائی ہے۔ ویخلق ما لا تعلمون۔ کہ آئندہ سواری اور دیگر ضروریات سفر و حضر کے لئے وہ سامان مہیا فرمائیگا کہ جو تمہارے قیاسات سے بالا ہیں۔ اور تم ان کو ابھی نہیں جان سکتے۔ ریل وغیرہ سب سواریاں اس کے ماتحت آجاتی ہیں۔ پھر وید میں ان باتوں کا ذکر ہونا اور قرآن میں نہ ہونا یہ اگر کچھ دلالت کر سکتا ہے۔ تو صرف یہ کہ وید اس زمانے کے لوگوں کیواسطے تھا۔ جن کو پانی وغیرہ کا بھی علم نہ تھا۔ مگر قرآن داناؤں کے لئے ہدایت نامہ ہے۔ اس لئے اس میں ایسا نہیں کیا گیا۔ باقی معترض کا کہنا کہ روح کیا ہے۔ اس کے جواب میں یاد رہے۔ کہ قرآن کریم نے صاف بتا دیا ہے کہ الروح من امر ربی۔ کہ روح مخلوق اور حادث ہے۔ غیر مخلوق اور انادی نہیں۔ پھر اس کے حدوث کی دلیل بتائی۔ وما اوتیتم من العلم الا قلیلا۔ کہ جب روح چیتن ہے۔ تو اگر حادث نہ ہوتی۔ بلکہ قدیم ہوتی۔ تو سب علوم اس چیتن کو یاد رہنے چاہیئے تھے۔ مگر نہیں رہتے۔ اسلئے روح حادث ہے۔ اور جو حادث شے ہے۔ وہ مخلوق ہے۔

باقی رہا یہ کہ قرآن میں رویت الٰہی اور قرب الٰہی کے حصول کے ذرائع نہیں بتائے گئے۔ اگر اس اعتراض کو ہم جہالت سے پیدا شدہ نہ کہیں تو اور کیا کہیں۔ کیا اگر قرآن نے نہیں بیان کئے۔ تو وید نے بتائے ہیں۔ کیا تم میں ایک بھی برہم سے ملنے والا ہوا ہے۔ لیکن مسلمانوں میں ہر زمانے میں مردان خدا اور رہنمایان خلق ہوتے رہے ہیں اور ہوتے رہینگے جنمیں سے ایک وہ بھی ہے۔ جس نے اپنے خدا سے خبر پاکر آریوں کے قائم مقام کو للکارا۔ اور جس کے مقابلہ پر آریوں کے لیڈر کو شکست فاش نصیب ہوئی۔ باقی یہ کہ انسان کس طرح نجات پا سکتا ہے۔ یہ مسئلہ جس کثرت سے قرآن مجید میں بوضاحت بیان ہوا ہے۔ میں نہیں خیال کر سکتا۔ کہ معترض کی نظر سے پوشیدہ رہا ہو۔ اور یہ محض اپنے دفع دخل مقدر ہے کہ کہیں وید ذوالریب کی حقیقت کا راز مسئلہ نجات سے فاش نہ ہو جائے۔ الٹا قرآن کریم پر اعتراض کر دیا ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے۔ نجات کا یہ طریق ہے :- الذین یؤمنون بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ ومما رزقنٰہم ینفقون والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالآخرۃ ہم یوقنون۔ کہ وہ جو نجات پانا چاہتا ہے تو اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر رسولوں۔ کتابوں اور قیامت پر ایمان لائے یعنی اس کا اعتقاد صحیح ہو۔ کیونکہ عمل اعتقاد کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ اور پھر وہ حقوق اللہ کو ادا کرے۔ اور پھر حقوق العباد کی ادائگی میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کرے۔ پھر فرمایا :- اولئک علیٰ ھدًی من ربہم واولئک ہم المفلحون۔ یہ لوگ نجات پائینگے۔ اور پھر حقوق اللہ اور حقوق العباد کی مختلف جگہ تشریح فرمائی ہے۔

رہا حور و غلمان کا لالچ دیکر اپنی بات منوانا۔ اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ یہ لالچ تو اسی کو ہو سکتا ہے۔ جو قرآن کو منجانب اللہ مانے۔ ورنہ اگر وہ اس کتاب کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام سمجھتے (نعوذ باللہ) تو پھر کب ان وعدوں پر نظر کر سکتے۔ دوسرے آریوں کا اس زمانہ میں اس کو لالچ کہنا بالکل باطل ہے۔ کیونکہ انھوں نے دنیا کو لالچ دیکر اور مسئلہ نیوگ کی تشریح کر کے دنیا کو آریہ بننے کی ترغیب دیکر دیکھ لیا کہ اسمیں کس قدر کامیابی ہوئی ہے۔

باقی رہا یہ کہ خدا ہر بات پر بدلنے والا ہے۔ اگر اس سے مراد یہ ہے کہ وہ گناہوں کو کیوں معاف کر دیتا ہے تو جناب من ہم ایسے پرمیشور کو سلام کہتے ہیں۔ جو قریباً دو لاکھ جونوں میں ڈالنے کے باوجود بھی کبھی بندہ سے کمال رحمت سے پیش نہیں آتا۔

پھر غصہ اور خوشی کے جذبات کا شکار ہونیوالا اور ساتویں آسمان پر متمکن ماننا اور اس پر اعتراض کرنا بناء الفاسد علی الفاسد ہے۔ ہم اس بات کو تسلیم ہی نہیں کرتے۔ قرآن شریف تو کہتا ہے کہ وہ ہر جگہ موجود ہے۔ اور آسمان اور زمین میں وہی معبود ہے۔ یہ کہنا کہ وہ فلاں جگہ موجود ہے فلاں جگہ نہیں۔ اسی قوم کا کام ہے۔ جو ایک پہلو سے اپنے پرمیشر کی شریک ہو۔ اور ایشور کے من و عن کی واقف۔ ورنہ ہم عاجز مخلوق بندوں کی طاقت سے بالا ہے کہ اس وراء الوریٰ ہستی کے لئے خاص جگہ مقرر کریں۔ قرآن مجید ہم کو بتلاتا ہے کہ خدا تعالیٰ وہ ذات ہے۔ جو ھو الذی فی السماء الٰہ وفی الارض الٰہ۔ اور پھر فرمایا اینما تولوا فثم وجہ اللہ۔ کہ خدا ہر طرف ہے۔ اور ہر چیز اس کی قدرت میں ہے۔

اسمیں شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کو ضرور غصہ ہوتا ہے۔ تب ہی تو وہ کہتا ہے۔ میں نیکوں کے ساتھ ہوں۔ اور بدوں کو سزا دیتا ہوں (رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۹۵) لیکن اس کے غصہ کے صرف یہ معنے ہیں کہ وہ کسی فعل بد کی سزا دیتا ہے۔ ورنہ جو حالت انسان میں پیدا ہوتی ہے۔ اس سے پرمیشر کو ناپنا ایک آریہ ہی کا کام ہے۔

(باقی - باقی)

الراقم اللہ دتا جالندہری

لاہور میں عیسائیوں سے مناظرہ

عیسائیوں کی بین ناکامی

۲۰ ستمبر ۱۹۲۲ء بروز اتوار جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب بیرسٹر کی کوٹھی پر باوجود عیسائی اور غیر احمدی بہت کثرت سے آئے ہوئے تھے۔ مباحثہ ۱۱ بجے دن کے شروع ہوا۔ اور ۱ بجے نماز کے لئے آدھ گھنٹہ بند کیا گیا۔ اس کے بعد ۲ بجے سے چار بجے تک ہوتا رہا۔ گویا کل چار گھنٹہ مباحثہ ہوئے۔ مسئلہ کفارہ درپیش تھا۔ دونوں فریق بائبل کے حوالہ سے گفتگو کے پابند تھے۔ عیسائیوں کی طرف سے پادری چمن خان پیش ہوئے۔ ہماری طرف سے بابو عبید اللہ صاحب۔ خدا کے فضل و کرم سے بابو صاحب نے عیسائی مناظر پر اس قدر دلائل کی بھرمار کی کہ وہ مقابلہ نہ کر سکے۔ یہاں تک کہ چمن خان نے کہدیا کہ میں نے جو کچھ کہنا تھا کہدیا۔ آئندہ میں نہ بولونگا۔ غیر احمدیوں نے اس پر خاص خوشی کا اظہار کیا۔ ہماری طرف سے بہت زور دیا گیا۔ کہ ابھی مضمون کے بہت سے پہلو باقی ہیں۔ اس لئے بحث کو جاری رکھا جاوے۔ عیسائیوں کے ساتھ بہت سے مستند پادری آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے یہ عذر کیا کہ یہ مباحثہ عیسائی مذہب اور اسلام کا نہیں بلکہ مسٹر چمن خان اور بابو عبید اللہ کا ہے اس بحث کا اثر انفرادی سمجھا جائے۔ جس پر انہیں کہا گیا کہ یہ تو ایک مذہب کے مقابلہ میں دوسرا مذہب ہے۔ اگر انفرادی حیثیت میں مباحث کھڑے تھے۔ تو اتنے آدمیوں کے جمع ہونے کی ضرورت کیا تھی۔ اور پھر بھی یہ کہا گیا کہ اگر چمن خان کی گھبراہٹ سے اس مباحثہ کو انفرادی کہا جاتا ہے۔ تو اب کوئی اور پادری صاحب پیش کئے جاویں۔ چنانچہ عیسائیوں نے جو خوش ہیں آکر اپنی انفرادی راؤں کا اظہار شروع کیا۔ یہاں تک کہ ان کی طرف سے جو صدر تھا اس نے تسلیم کیا کہ انفرادی وغیرہ کچھ نہیں بلکہ ایک مذہب کی دوسرے مذہب سے گفتگو ہے۔ مسئلہ مذہب کا مقابلہ مذہب سے سمجھا جائے۔ اور ہم اب پادری محمد معین کو اپنی طرف سے پیش کرتے ہیں۔ وہ مستند آدمی اور ریورنڈ ہے۔ چنانچہ وہ کھڑا ہوا۔ لیکن پہلے سے بدتر ثابت ہوا۔ اور کسی بات کا جواب نہ دے سکا۔ بابو عبید اللہ صاحب اس رن خدا کے فضل کے سایہ میں جو۔ حالانکہ یہ پہلی بحث ہے جس میں انہوں نے قدم رکھا ہے لیکن ان کی ہر بات ایسی پرزور اور معقول اور بائبل کے حوالوں سے مؤید ہوتی تھی۔ کہ عیسائی اس کے جواب سے قاصر رہتے تھے۔ اور غیر احمدی اس سے بہت خوش تھے ہماری طرف سے کوئی اعلان بھی نہیں ہوا تھا۔ لیکن پھر بھی غیر احمدیوں کی کافی تعداد موجود تھی۔ بعض تو ایسے تھے۔ جنہیں راستہ میں عیسائی آتے ملے۔ اور ان سے سنکر راستہ میں بہت سے مسلمان شامل ہو گئے۔ اور عیسائی اس خیال سے ساتھ لائے۔ کہ شاید احمدیوں کے مقابلہ میں کچھ فائدہ اٹھائیں لیکن خدا کی قدرت ہے۔ کہ باوجودیکہ بابو عبید اللہ صاحب نے ایک وقت میں وفات مسیح کو بھی پیش کیا۔ اور دوسرے وقت میں یہ کہ بائبل میں لکھا ہے۔ کہ مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ لیکن کوئی غیر احمدی نہ بولا۔ خلاصہ یہ کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مباحثہ نہایت کامیاب ہوا۔ ہم نے کہا ابت دار کے روز صداقت قرآن کریم پر مباحثہ ہو۔ مگر عیسائی ایسے پریشان تھے۔ کہ انہوں نے آمادگی ظاہر نہ کی۔ اور یہ کہکر پیچھا چھڑایا۔ کہ مشورہ کر کے اطلاع دینگے کہ آیا اس مباحثہ کو آئندہ جاری رکھا جاویگا یا نہ۔

ان کا صدر لا کالج کا ایک عیسائی طالب علم تھا۔ وہ کرسی پر بیٹھا ہنس رہا تھا۔ اور جب کبھی ہماری طرف سے زور دار مطالبہ ہو۔ اور عیسائی انکار کریں۔ تو وہ اسے تسلیم کر لیتا تھا۔ چنانچہ اس نے کہا کہ مباحثہ ابھی ہونا چاہیئے۔ گو اس وقت نہ سہی۔ مگر آئندہ ایتوار پھر ہو۔ اور اسے تکمیل تک پہنچایا جاوے۔ مگر عیسائیوں نے کانوں پر ہاتھ دھرا۔

اختتام جلسہ پر جب میں نے عیسائیوں کی تحمیدہ فرمائی کا شکریہ ادا کیا۔ تو چمن خان عیسائی مناظر نہ رہ سکا۔ اور جھٹ بول اٹھا کہ اس طرح شکریہ کر کے آپ یہ چاہتے ہیں کہ ہمیں آئندہ ایتوار پھر بھینسائیں۔ اور خوب جوتے لگاویں۔ جیسا کہ آج کیا ہے۔ جس پر عام لوگ عیسائی اور غیر احمدی بھی ہنس پڑے۔

خاکسار دلاور شاہ از لاہور

ایک فسخ بیعت کا اعلان کرنیوالے کی حقیقت

(میاں جمال الدین جسکو پیغام میں اب مسیح موعود کا پرانا خادم لکھا گیا ہے)

ابراہیم بیعت فسخ کنندہ کا والد تھا۔ وہ ابتداء میں میاں محمد عبد اللہ صاحب مرحوم (جو پسرور میں نہایت مخلص احمدی تھے) کے احسان کی وجہ سے اور ان کے اخلاق حسنہ سے متاثر ہو کر سلسلہ احمدیہ میں داخل تو ہو گیا تھا۔ مگر چونکہ احسان کی وجہ سے داخل سلسلہ ہوا تھا۔ سلسلہ سے محبت نہ تھی اور نہ ہی وہ اصلاح کی طرف مائل ہوا۔ حتیٰ کہ باوجود میاں محمد عبد اللہ صاحب کی لگاتار کوشش کے اس نے سود لینا نہ چھوڑا۔ چندہ وغیرہ میں شروع سے سستی اور بے توجہی دکھاتا تھا۔ اور امتیازات سلسلہ کی بھی چنداں پروا نہ رکھتا تھا۔ محمد عبد اللہ صاحب کے فوت ہونے کے بعد جمال الدین کو جو انس سلسلہ کے ساتھ ظاہری طور پر تھا۔ وہ بھی کم ہو گیا۔ چندہ وغیرہ میں پہلے ہی کوتاہی تھی۔ احمدی عقائد کی کھلے بندوں خلاف ورزی شروع کر دی۔ حتیٰ کہ سود خوار مکفر غیر احمدیوں کو لڑکیاں دیں اور زبانی احمدی بھی کہلاتا رہا۔ فوتیدگی پر جمال دین مذکور کی اولاد کا یہ حال تھا کہ نماز وغیرہ احکام شرعی کا بجالانا ان کے واسطے موجب شرم تھا۔

نیاز مند کنندہ دسمبر ۱۹۲۰ء کے آخری دنوں میں یہاں آیا تو ابراہیم بیعت فسخ کنندہ کے والد جمال دین کی واقفیت کی وجہ سے اس کی اولاد کا احمدیت سے ضائع ہونا ناگوار معلوم ہوا۔ میں نے گاہے گاہے انکو ملنا اور کتابیں دکھانی اور زبانی سمجھانا شروع کیا۔ چند یوم کے بعد ابراہیم نے بیعت کر لی۔ اور گاہے گاہے نماز کی طرف متوجہ ہوا۔ جمال دین کے باقی اہل و عیال سب غیر احمدی ہیں۔ اور نماز کی بھی کم عادت ہے۔

چونکہ ابراہیم ابھی کم عمر اور بے سمجھ تھا۔ اور کوئی مستقل روزگار بھی اس کا نہیں تھا۔ اچانک سیالکوٹ میں شیخ مولا بخش بوٹ فروش کے مکان میں اس کو ٹرنک سازی کا کچھ روزگار مل گیا۔ ایمانی حقیقت سے ابراہیم پہلے ہی بے بہرہ تھا۔ نماز اور چندہ اور بھی اسے دوبھر معلوم ہوا۔ شیخ مولا بخش کی رفاقت اور ان کے مکان میں روزگار کا ملنا ابراہیم کی فسخ بیعت کیواسطے کافی سبب تھا۔ اس کے واسطے یہی مذہب کافی تھا جس میں روزگار مل گیا۔ ورنہ وہ بیچارا کیا حقیقت رکھتا ہے کہ مولوی نواب الدین صاحب اور مولوی فیض دین صاحب کے سامنے بول سکے۔ البتہ پیغام کا ابراہیم کو مولوی محمد ابراہیم لکھنا یہ ضرور ثابت کرتا ہے کہ پیغام کے تمام مولوی اسی پایہ کے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کو اس کا یہ لکھنا کہ اپنے عقائد مسیح موعود اور قرآن شریف کے مطابق کر کے دکھلا دیں۔ اتنا لکھنے کی اسے سمجھ ہی نہیں۔ ورنہ اسے سمجھ کی ضرورت ہوتی۔ اور اگر اب بھی ہے تو ہم پسرور میں بیٹھے ہوئے اس کو سمجھانے کے واسطے کافی ہیں۔ انشاء اللہ العزیز (باقی بوقت ضرورت)

نیاز مند ۱- جلال الدین احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ پسرور ضلع سیالکوٹ

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ وار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

احباب کو ابھی سے فکر کرنا چاہیئے اور

تریاق زندگی

کی ایک آدھ شیشی اپنے گھروں میں ضرور رکھنی چاہیئے جس کی ہر گھر میں وقت بیوقت ضرورت پڑ جاتی ہے۔ جو نزلہ و زکام درد سر۔ درد اعضاء موسمی بخار۔ پیٹ کی تمام بیماریاں۔ بد ہضمی۔ بھڑ اور بچھو کا کاٹنا وغیرہ قریباً پچاس بیماریوں کے لئے مفید ہے بیسیوں دوستوں نے اس سے فائدہ اٹھایا ہے۔ طریق استعمال کی ہدایات شیشی کے ہمراہ مرسل ہونگی۔ قیمت فی شیشی خورد عمہ کلاں ۲ عہ ملنے کا پتہ کتاب گھر قادیان

محافظ جنین

یعنی

حبوب مانع اسقاط حمل

یہ حبوب حضرت حکیم الامۃ مولانا مولوی نور الدین صاحب رضؓ شاہی طبیب کی مجرب ادویات میں سے ایک دوائی ہے۔ اس کے استعمال سے بیشمار گھر خدا کے فضل سے آباد ہو رہے ہیں۔ ہم دعوے سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس کے استعمال سے اٹھرا کی بیماری بالکل نیست و نابود ہو جاتی ہے۔ اور جن کے گھر اولاد ہو کر بچپن میں ہی ضائع ہو جاتی ہو۔ یا حمل گر جاتے ہوں۔ یا مردہ بچہ پیدا ہوتا ہو۔ اس کے استعمال سے سب شکایات رفع ہو جاتی ہیں۔ یہ حبوب بانجھ پن جو کمزوری رحم سے ہو دور کرنے کی لاثانی دوا ہے۔ اور یہی حبوب ان مایوس انسانوں کے لئے تریاق ہے۔ جو کہ محرومی اولاد کے باعث ہمیشہ رنج و غم میں مبتلا رہتے ہوں۔ اس کے استعمال سے اولاد مضبوط تندرست پیدا ہوتی ہے۔ اور وہ تمام امراض جن سے بچے چھوٹی عمر میں داغ مفارقت دے جاتے ہوں وہ۔ ان کے استعمال سے نیست و نابود ہو جاتی ہیں۔ اس کی سچائی کے لئے ہمارے پاس بیشمار شہادتیں موجود ہیں۔ اور یہ میرے دوائی خانہ کی ایک مشہور و معروف دوائی ہے۔ قیمت فی تولہ عہ

نوٹ: پوری خوراک ۲ تولہ ہے۔ جو کہ ایام حمل و رضاعت کیلئے کافی ہوتی ہیں۔ یکدم ۴ تولہ منگوانے والے احباب سے محصول ڈاک نہیں لیا جائیگا۔ المشتہر

نظام جان دوائی خانہ خیر خواہ مریضان قادیان۔ پنجاب

ضرورت

میرے ایک کرم دوست جو احمدی ہیں۔ پلٹن میں ٹیلر ماسٹر ہیں۔ عمر تقریباً ۲۲ سال ہے ماہواری آمدنی مبلغ للعہ نقدی روپیہ ہے۔ ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے ہیں۔ ان کے لئے ایک احمدی شریف بیوی کی ضرورت ہے۔

خط وکتابت کا پتہ

غلام نبی ٹیلر ماسٹر میول گورنمنٹ ۲ کمپنی ۲ پلٹن کوتل افغانستان

الخطبہ

پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے۔ دوسری شادی کی ضرورت ہے۔ کام ٹھیکیدار کا عمر ۳۰ سال قوم برو والہ تحصیل و ضلع میں کوئی بھائی مہربانی فرما کر خانہ آبادی میں مدد دیں۔

خط وکتابت (م۔ا) معرفت منیجر الفضل

قادیان۔ پنجاب

خوشخبری

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کے واسطے اور کھڈیوں کی گراریاں کپڑا بننے کے واسطے لوہے کے ہل کاشتکاری کے واسطے لوہے کے بیلنے کماد پیڑنے کے واسطے۔ ملنے کا پتہ

مستری مولا بخش اینڈ سنز بٹالہ (ضلع گورداسپور)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

جدید و بیش بہا دو نئی کتابیں جن دوستوں نے ابھی تک نہیں منگوائیں انہیں چاہیئے کہ ضرور منگوالیں - یہ وہ کتابیں ہیں جن کی دید کیلئے احباب سالہا سال سے بیقرار و بیتاب نظر آتے تھے -

منن الرحمٰن جسمیں عربی کو ام الالسنہ ثابت کیا ہے قیمت ۱۲؍

فریاد درد { تبلیغ کرنے والوں کے لئے ہدایات اور عیسائیت کا رد } ۸؍

تجلیات الٰہیہ { پیغامی فتنہ کے دفع کرنے کیلئے یہ کاری حربہ ہے } ۱؍

ترغیب المومنین ضمیمہ فریاد درد ۳؍

APRESENT TO HIS ROYAL HIGHNESS THE PRINCE OF WALES

تحفہ پرنس آف ویلز انگریزی کا

دوسرا ایڈیشن نہایت آب و تاب سے چھپ کر کلکتہ سے آگیا ہے - ضرور تمند احباب منگوائیں - اب کے قیمت میں بھی خاص کمی کیگئی ہے - نہایت اعلیٰ کاغذ کپڑے کی سنہری جلد قیمت ۲؍

قسم دوم معمولی جلد ۱۰؍ بلا جلد ۱۲؍

کم استطاعت اور مفت تقسیم کرنے والے احباب کے لئے یہ نادر موقع ہے -

المشتہر

مینجر بک ڈپو تالیف واشاعت قادیان

چار ہزار پانچسو چھتیس مربع فٹ مکان فروخت ہوتا ہے

مجبوری کی وجہ سے اپنا مکان فروخت کرتا ہوں جو بورڈنگ ہائی سکول بالمقابل شرقی رخ بردار الفضل میں برلب سڑک کلاں ۴۵۳۶ مربع فٹ زمین ہے - چار کوٹھے دو کمرے بڑے بڑے ہیں - جو ۲۸ فٹ طول اور ۱۳ فٹ عرض کے ہیں - باورچیخانہ غسلخانہ سب ضروریات موجود ہیں -

باہر سے پختہ ہے - اندر سے کچھ خام قیمت کا فیصلہ بالمشافہ مل کر کریں - یا اپنے کسی دوست قادیان میں رہنے والے کی معرفت خط وکتابت سے معاف رکھیں -

المشتہر

سید عزیز الرحمٰن عزیز ہوٹل قادیان

الفضل میں اشتہار دینے والوں کو مژدہ

الفضل سلسلہ عالیہ احمدیہ کا مسلمہ آرگن ہے پرچہ کے خائف احباب جماعت احمدیہ محفوظ رکھتے ہیں - اور ایک ایک پرچہ دس دس بیس بیس آدمی دیکھتے ہیں - اس لئے اس کی اشاعت بہت بڑی اشاعت ہے - نیک نیت مشتہروں کے لئے بہترین موقعہ ہے - نرخ حسب ذیل ہے جو عنقریب بڑھا دیا جائیگا

مدت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۴۸ بار	۲۰۰	۱۰۲	۷۰	۲۶	۲۲
۲۴ بار	۱۰۵	۵۴	۳۸	۱۴	۱۲
۱۲ بار	۵۵	۳۰	۲۰	۸	۷
۴ بار	۲۲	۱۲	۸	۴	۳
۲ بار	۱۲	۷	۵	۲ط	۲
۱ بار	۷	۴	۳	۱ط	۱

ضمیمہ دو صفحے بالمقطع دس روپے فی سطر ۳؍

مینجر الفضل قادیان

پیٹ کی جھاڑو

یہ نسخہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بتایا ہوا جو امراض شکم کیواسطے بیحد مفید ہے - آپ نے فرمایا یہ پیٹ کی جھاڑو ہے - میرے والد صاحب نے ستر برس کی عمر تک اسکو استعمال کیا ہے - جس سے ثابت ہوا ہے کہ قبض اور پیٹ کی صفائی کے لئے مفید ہے - بلکہ میں نے مرض انفلوانزا میں جس مریض کو استعمال کرایا شفایاب ہوا - اس لئے کم از کم یکصد گولیاں احباب کے پاس ہونی چاہئیں - جو ایسے موقعوں پر کام آویں - صرف ایک گولی شب کو سوتے وقت کھانے سے قبض وغیرہ کی شکایت رفع ہوتی ہے - قیمت گولیاں فی سینکڑہ معہ محصولڈاک ۱۰؍

مینجر عزیز ہوٹل قادیان

خوشخبری

مدت سے ہمارے احباب کی خواہش تھی - کہ موجودہ مشین سے بڑی اور خوبصورت تیار کی جائے -

اب ہم نے موجودہ مشین سے دگنی پیتل کی خوبصورت پرزے مختصر و مضبوط معہ پرزہ کہ جہاں مرضی ہو چسپاں کر کے کام لیں - تیار کی ہے - سوراخ چھلنی ۲۱۰ ہیں - سات آٹھ منٹ میں ایک سیر پختہ سویاں نکل سکتی ہیں - وزن دو سیر قیمت صرف گیارہ روپے چودہ آنہ ۱۴؍۱۱ علاوہ محصولڈاک ہمراہ آرڈر ۲؍ پیشگی آنا ضروری ہے -

نوٹ :- موجودہ مشین آہنی بغیر پرزہ سوراخ چھلنی ۹۰ قیمت ۴؍ ہے

فضل کریم عبد الکریم - قادیان پنجاب

کشمیر

مندرجہ ذیل اشیاء کے علاوہ ہر ایک چیز ایجنسی ہذا سے طلب فرماویں - پٹو - لوئیاں - دھسے - ست سلاجیت فی سیر ۱۰؍ اور ہر ایک اشیاء منگانے کے لئے ہمراہ رقم سالم یا کچھ حصہ پیشگی آنا ضروری ہے "

فوٹو - حضرت عیسیٰ کی قبر کا - فی ۱۰؍

محمد اسمٰعیل احمدی احمدیہ سپلائنگ ایجنسی

سرینگر زینہ کدل کشمیر

ہندوستان کی خبریں

آسام کی گورنری

شملہ ۱۰-۲۱ر ستمبر- آسام کی گورنری پر سر ولیم مارس کی جگہ بادشاہ سلامت نے سرکاری طور پر سر جان ہنری کر کا تقرر منظور کر لیا ہے۔

ایڈیٹر بمبئی کرانیکل پر جرمانہ

مسٹر مارماڈیوک پکتھال ایڈیٹر بمبئی کرانیکل کو توہین عدالت کے جرم میں دو سو روپیہ جرمانہ ہوا ہے۔

اُردو ناٹک کی ضبطی

لاہور- ۱۸ر ستمبر- لالہ نانک چند صاحب ناز نے زبان اردو میں جو قومی ڈراما بعنوان "خوش نصیب ہندوستان" لکھا تھا- اور ستیہ آشرم انارکلی لاہور کی طرف سے شائع کیا گیا ہے- اس کو پنجاب گورنمنٹ نے ممنوع الاشاعت قرار دیا ہے اور اس کی تمام کاپیاں بحق حضور ملک معظم ضبط کر لی گئی ہیں۔

ملک لال خاں کی گرفتاری

لاہور- ۲۳ر ستمبر- لاہور کی پولیس کا تھانیدار ملک لال خاں صاحب کے نام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی طرف سے ایک بجے کے قریب سمن لے کر پہنچا- کہ ملک صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے روبرو حاضر ہوں۔

مسٹر ولیم ونسنٹ کو الوداعی پارٹی کے تقریباً

شملہ- ۲۴ر ستمبر- اسمبلی کے ۰۰ ممبران نے سر ولیم ونسنٹ ہوم ممبر کو جو عہدہ ملازمت سے سبکدوش ہو چکے ہیں- آج شام الوداعی گارڈن پارٹی دی۔

مسلم یونیورسٹی کو گورنر بمبئی کا عطیہ

ہز ایکسلنسی گورنر بمبئی نے مسلم یونیورسٹی علیگڑھ کی انجمن الفرض کو ۱۰۰۰ روپیہ کا عطیہ پیش کیا ہے۔

مسٹر مظہر الحق کی رہائی

پٹنہ- ۱۹ر ستمبر- مسٹر مظہر الحق ایڈیٹر ریپبلک میعاد سزا ختم ہونے سے قبل ہی جیل سے رہا کر دئے گئے ہیں- کیونکہ جرمانہ کی رقم ان کی جائداد قرق کر کے وصول کر لی گئی ہے۔

نائب صدر مجلس بمبئی

بمبئی- ۲۲ر ستمبر- وائسرائے نے مسٹر ... صدر مجلس وضع قوانین بمبئی کی دعوت پر اجلاس کونسل میں شریک ہوئے جہاں ان کا ممبران کونسل سے تعارف کرایا گیا۔

غیر ممالک کی خبریں

تھریس کے قبضہ کے بعد درہ دانیال کا مسئلہ طے ہو

نیو یارک- ۲۰ر ستمبر- قسطنطنیہ کا ایک پیغام مظہر ہے کہ مصطفیٰ کمال پاشا نے اتحادیوں سے کہا ہے- کہ مظلوم مسلمانوں کو آزادی دلانے کی خاطر ان کی فوج کو تھریس پر قبضہ کر لینے دیں- اور اس بات پر زور دیا ہے کہ درہ دانیال کا مسئلہ ان تمام ممالک کی شرکت سے جو بحیرہ اسود کے ساحل پر واقع ہیں- بعد میں طے ہو سکتا ہے۔

فرانس ترکوں کے خلاف نہیں لڑیگا

پیرس- ۲۰ر ستمبر- ایوان حکومت کی مالی کمیشن کے صدر کے سوال کے جواب میں موسیو پائنکارے نے بیان کیا کہ کسی حالت میں بھی فرانس کے سپاہی مشرق قریب میں ترکان احرار کے خلاف نہ لڑائے جائینگے۔

انگلستان کے تمام اخبارات وزیر اعظم اور جنگ کے خلاف

لنڈن- ۱۸ر ستمبر- ایسوسی ایٹیڈ اخبارات کی نگرانی جب سے لارڈ رادرمیر کے سپرد ہوئی ہے اس وقت سے تمام اخبارات مسٹر لائیڈ جارج کے خلاف ہو گئے ہیں- اور جنگ کے خلاف رائے دیتے ہیں۔

اسمرنا اور درہ دانیال سے جھنڈے اُتار لئے گئے

قسطنطنیہ- اسمرا اور درہ دانیال کے غیر جانبدار رقبوں میں فرانس اور اطالیہ کے جو فوجی دستے موجود تھے- فرانسیسی اور اطالی حکومتوں کے حکم سے آج ان کے جھنڈے اتار لئے گئے ہیں۔

انگلستان کی جنگی پالیسی کی مخالفت

کان کنوں کی فیڈریشن مجلس کی انتظامی جماعت نے مشرق قریب کے متعلق جنگی پالیسی کے خلاف ریزولیوشن پاس کیا ہے۔

درہ دانیال کی آزادی کے بعد دوسرے مسائل طے ہوں

لنڈن- ۲۲ر ستمبر- ایک برطانی مستند بیان میں ظاہر کیا گیا ہے- کہ اگر آبناؤں کی آزادی کی ضمانت دیدی جائے تو باقی تمام مسائل بذریعہ نامہ و پیام سے طے ہو سکتے ہیں۔

قصبہ پندرمہ کی تباہی

لنڈن- ۲۰ر ستمبر- محکمہ امیر البحری کو اطلاع پہونچی ہے کہ تمام قصبہ پندرمہ عثمانی بینک اور ریلوے سٹیشن آگ سے تباہ ہو گیا- اور سول آبادی میں متعدد جانیں ضائع ہوئیں۔

نوآبادیات برطانیہ اور جنگ

لنڈن- ۲۰ر ستمبر- جنیوا کی اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ کناڈا- نیوزیلینڈ اور آسٹریلیا نے مسٹر لائیڈ جارج کو بذریعہ تار مطلع کیا ہے- کہ ڈاکٹر نینسن کی اس تجویز کو منظور کیا جائے- کہ ترکی و یونانی جنگ کو ختم کرنے کے لئے مجلس اقوام کی کونسل کو دعوت دیجائے- تاکہ وہ بیچ بچاؤ کرا دے۔

انگریزی جنگی جہاز کی قسطنطنیہ کو روانگی

مالٹا- ۲۰ر ستمبر- "کروداکو" نامی کروزر معہ امیر البحر نکلسن کے قسطنطنیہ کی طرف روانہ ہو گیا۔

ترک اور جدید جنگ

لنڈن- ۱۹ر ستمبر- نمایندہ انگورہ نے جنیوا کے نامہ نگار سے بیان کیا کہ "ہم اتحادیوں کے ارادوں سے قطعاً متاثر نہیں ہوتے- انہوں نے فرمایا کہ قسطنطنیہ اور ایڈریانوپل نہ فرانس کے ہیں- نہ برطانیہ کے- اگر اس سیدھی سادی بات کو نہ سمجھا گیا تو جدید جنگ کا ہونا لازمی ہے"۔

ساٹھ ہزار یونانیوں کی گرفتاری

قسطنطنیہ- ۲۱ر ستمبر- انگورہ کے ایک پیغام سے معلوم ہوتا ہے- کہ ترکوں نے اب تک کل ۶۰ ہزار یونانیوں کو گرفتار کیا ہے۔

افغانستان میں نئی فوج کی بھرتی

پرانے سپاہیوں کے بجائے نئے سپاہیوں کی بھرتی کے لئے افغانستان میں بہت زور دیا جا رہا ہے- سرکاری طور پر اس مطلب کے احکام صادر ہوئے ہیں کہ ملک کے مضبوط اور تندرست نوجوانوں کو بھرتی کیا جائے- اور افغانستان میں تخفیف مواجبات کی جدوجہد شروع ہو گئی ہے- اور سیکرٹیریٹ کے اسٹاف میں بہت زیادہ کمی کرنے کی تجویز زیر غور ہے۔

مصطفیٰ کمال پاشا اسمرنا جا رہے ہیں

لنڈن- ۲۲ر ستمبر- قسطنطنیہ معتبر رپورٹیں

منظر ہیں۔ کہ ترکان احرار بڑی سرگرمی سے اسمرنا میں فوجیں جمع کر رہے ہیں۔ مصطفےٰ کمال پاشا خود وہاں جا رہے ہیں۔ جس سے یقین ہو رہا ہے کہ ترکان احرار بجائے چناق کے قسطنطنیہ کو اپنی منزل مقصود بنائیں گے۔ کیونکہ اسمرنا کے علاقہ میں رسد وغیرہ بافراط مہیا ہو سکتی ہے۔ خطرہ ہے کہ قسطنطنیہ کی مخالف آبادی ممکن ہے۔ پیچھے سے خرابی پیدا کرے۔

ازین پر ترکوں کا قبضہ

خبر ہے۔ کہ ترکان احرار نے درہ دانیال کے ایشیائی ساحل کے شہر ازمین پر قبضہ کر لیا ہے۔

ترکی بڑی توپیں محاذ چناق پر

یہ بھی خبر ہے۔ کہ ترکان احرار بڑے بڑے توپخانے میدان جنگ میں لا رہے ہیں۔ برطانیہ کے ہوائی جہاز بھی ترکان احرار کے خطوط پر فائر کر رہے ہیں۔

لارڈ میئر جنگ کے خلاف

لندن ۔ ۱۹ ستمبر۔ بریڈ فورڈ میں کے لارڈ میئر نے وہاں کے اسقف اور دیگر سربرآوردہ اشخاص سے مشورہ کرنے کے بعد فیصلہ کیا۔ کہ اہل شہر کا ایک جلسہ کر کے ترکی سے جنگ کرنے کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی جائے۔

انگریز پارچہ باف بھی جنگ کے خلاف ہیں

قومی پارچہ بافوں کی جمعیت کی کونسل نے ایک احتجاجی ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ کہ جنگ نہ کی جائے۔ اور ٹریڈ یونین کانگریس کی جنرل کونسل سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ جنگ کو روکنے کے لئے اپنے ارکان کے ملک بھر میں جلسے کرے۔

دنیا بھر کے امن کیلئے خطرہ

کرنیل جوشیا۔ ویجووڈ مسٹر رابرٹ سمیلی اور مسٹر ریمزے میکڈانلڈ اس مزدور جماعت کے مظاہرہ میں خاص مقررین ہونگے۔ جو بمقام کنگس وے ہال میں کیا جائیگا۔ جس میں یہ ریزولیوشن پیش کیا جائیگا۔ کہ مسٹر لائڈ جارج دنیا بھر کے امن عامہ کے لئے ایک خطرہ ہے۔ لہٰذا ایک عام انتخاب کا وقت فوراً مقرر کیا جائے۔ تاکہ انتخاب کنندگان کو ان کی خطرناک حکومت کا خاتمہ کرنے کا موقعہ ملے۔

روس نے بلقان پر حملہ شروع کر دیا

لندن ۲۰ ستمبر۔ افواہیں اڑ رہی ہیں۔ کہ بالشویک فوجیں دریائے نیسٹر کو عبور کر رہی ہیں۔ اور ان کی رومانیہ کی محافظ سرحدی فوج سے مڈبھیڑ بھی ہو چکی ہے۔ وہ احرار کی امداد کے لئے فوجیں تیار کر رہے ہیں۔ تاکہ حملہ درہ دانیال کے وقت کام دیں۔ روس نے ترکان احرار کی حمایت کرتے ہوئے اس کا بھی مطالبہ کیا ہے۔ کہ درہ دانیال کے فیصلہ کے وقت آئندہ بزم مصالحت میں ان قوموں کو بھی شریک کیا جائے۔ جن کے ملک بحیرہ اسود کے سواحل پر واقع ہیں۔

ترک غیر جانبدار علاقہ میں کسطرح داخل ہوئے

قسطنطنیہ ۔ ۲۴ ستمبر کو ترکی رسالہ کی ایک مضبوط جمعیت نے غیر جانبدار علاقہ چناق کو ارنکوئی کے قریب ایسے مقام پر عبور کیا جو برٹش خطوط سے گولی کی زد پر ہے۔ گورنر چناق نے انہیں متنبہ کیا کہ وہ غیر جانبدار علاقہ میں دخل اندازی کر رہے ہیں۔ جنرل تشل ورتھ کے ترکی وکلا سے ۲۴ تاریخ کو ملنے کا انتظام ہو رہا تھا۔ تاکہ ترکوں کو صلح و آشتی سے واپسی پر آمادہ کیا جا سکے۔

اتحادیوں کی دعوت ترکوں کو

پیرس ۔ ۲۴ ستمبر۔ برطانیہ عظمیٰ فرانس اور اٹلی کے مابین مشرق قریب کی کانفرنس کا یہ نتیجہ ہوا ہے کہ یہ طاقتیں بالاتفاق ترکی پر زور دے رہی ہیں۔ کہ وہ ان کے ساتھ گفت و شنید کرے۔ اور وعدہ کرتی ہیں۔ کہ وہ محاذ مرتضیٰ کو بشمول ادرنہ تسلیم اور آبناؤں پر ترکوں کی سیادت منظور کرتی ہیں۔ بشرطیکہ ان کی غیر جانبداری کی ضمانت دی جائے۔ ترکوں کو اس شرط کی پابندی کرنا ہوگی۔ کہ وہ غیر جانبدار علاقہ کو عبور نہ کریں۔

اتحادی قسطنطنیہ خالی کر دینگے

برطانی ۔ فرانسیسی اور اطالوی حکومتیں بھی مجلس اقوام میں ترکوں کے داخلہ کی تصدیق کرینگے۔ اور وہ دوبارہ وعدہ کرتے ہیں۔ کہ جب عہد نامہ قابل نفاذ ہو جائے تو قسطنطنیہ کو خالی کر دیں گے۔

برطانی تباہ کن جہاز کی غرقابی

لندن ۔ ۲۴ ستمبر۔ برطانی تباہ کن جہاز سپیڈی بحیرہ مرمرا میں ہالینڈ کی ایک کشتی سے ٹکرا کر ۷ منٹ میں ڈوب گیا۔ عملہ کے ۱۰ آدمی غرق ہو گئے۔ اور ۸۷ بچا لئے گئے۔

جمہوریہ ترکستان کو روس نے تسلیم کر لیا

لنڈن ۔ ۲۳ ستمبر قسطنطنیہ کے ایک پیغام کے مطابق وہاں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ حکومت ماسکو نے جمہوریہ ترکستان کو جس کے پریزیڈنٹ انور پاشا ہیں۔ باضابطہ طور پر منظور کر لیا ہے۔

چناق سے ۲ ہزار فرانسیسیوں کی مراجعت

پیرس ۔ ۱۹ ستمبر۔ بیان کیا جاتا ہے کہ چناق سے ۲ ہزار فرانسیسی سپاہی واپس بلا لئے گئے ہیں۔

افریقہ میں بھرتی

جوہنسبرگ ۔ ۱۹ ستمبر۔ چند آدمی مشرق قریب کے معاملہ کے متعلق بھرتی ہونے کے لئے آمادہ ہوئے۔ حکام نے نوٹس چسپاں کئے ہیں۔ کہ ابھی تک بھرتی کا حکم تصدیق شدہ نہیں ہے۔

ترکوں کی مدد کیلئے روس کی تیاریاں

لندن ۔ ۲۲ ستمبر۔ بیان کیا جاتا ہے روس کی سوویٹ گورنمنٹ اٹلی سے سامان جنگ خرید رہی ہے۔ جس میں مسلح موٹریں اور موٹر کاریں اور کلدار توپیں بھی شامل ہیں۔ تاکہ ترک احرار کی مدد دینے کے وقت بالشویکوں کو سہولیت ہو۔

یونانی فوج طلب کی جا رہی ہے

ایتھنز ۔ ۲۱ ستمبر ۲۲ء میں بلائی جانے والی فوج میدان جنگ کے لئے طلب کی گئی ہے۔

سمرنا میں کس نے آگ لگائی

مونٹی کانٹی (اطالیہ) ۱۹ ستمبر جلال الدین عارف نے نمایندہ حکومت انگورہ متعینہ روما نے حسب ذیل اطلاع تباہی سمرنا کے متعلق ارسال کی ہے۔ سمرنا میں ارمنوں اور یونانیوں نے آگ لگائی۔ جو بالکل تباہ ہو گیا۔ لاکھوں مسلمان قطعی خانہ برباد اور بے پناہ ہو گئے ہیں۔

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا)